Postal Reg.No:PB/1023/2001

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ: 8

شرح چندہ
سلانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

28 ذیقعدہ 1421 ہجری 22 تبلیغ 1380 ہش 22 فروری 2001ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان 15 فروری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو غیبت سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ:

خلاصہ خطبہ جمعہ

”میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے“

ایک جماعت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ بدظنی سے کلیۃً پرہیز کریں

خُلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۹ر فروری ۲۰۰۱ء بمقام مسجد فضل لندن

لنڈن ۹ر فروری (ایم.ٹی.اے)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ الحجرات کی ذیل کی آیت تلاوت فرمائی اور اس کا سادہ ترجمہ پیش فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنیوالا ہے۔

ترجمہ بیان کرنے کے بعد حضور پرنور نے فرمایا کہ ابھی جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں بدظنی اور غیبت دونوں سے بڑی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ فرمایا غیبت کے متعلق میں آئندہ خطبہ میں بیان کروں گا۔ اس خطبہ میں حضور پرنور نے بدظنی کے مکروہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے سب سے پہلے مذکورہ آیت کی تائید میں چند احادیث بیان فرمائیں۔

چنانچہ پہلی حدیث حضور پرنور نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔ فرمایا پس حسن ظن کی اس سے زیادہ خوبصورتی اور کیسے بیان کی جاسکتی ہے کہ یہ ایک حسین عبادت ہے۔

دوسری حدیث حضور پرنور نے یہ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے ایک دوسرے کی عیب کی ٹوہ میں نہ رہو اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو حسد نہ کرو دشمنی نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی۔ ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے رسوا نہیں کرتا اسے حقیر نہیں جانتا اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔

حضور پرنور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ مقام تقویٰ دل ہے۔ فرمایا اس سے یہ مراد نہیں کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تقویٰ ہے۔ بلکہ یہ اشارہ کرنا مقصود تھا کہ تمہارا تقویٰ بھی تمہارے دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر بقیہ حدیث حضور نے بیان کی۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا۔ اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو دوسروں کی عیبوں کی ٹوہ میں نہ رہو ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

ایک حدیث حضور پرنور نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ بیان فرمائی کہ حضرت صفیہ فرماتی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اعتکاف میں تھے میں آپ سے ملنے رات کو آئی اور آپ سے باتیں کرتی رہی جب میں گھر جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ بھی مجھے کچھ دور تک چھوڑنے کے لئے چل پڑے۔ انصار میں سے دو آدمی گذرے جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیز قدم ہو گئے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حُیی ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ کے بارہ میں ہم بدظنی کر سکتے ہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطانی خیالات انسان میں خون کے گردش کرنے کی طرح گردش کرتے ہیں مجھے اندیشہ ہوا کہ آپ دونوں کے دلوں میں کہیں وہ کوئی بدظنی نہ پیدا کر دے۔

ایک روایت حضور پرنور نے یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حسن ظن رکھتا ہو۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ یہ حدیث بہت اہم ہے اور اس میں یہی تعلیم ہے کہ ہر لحہ جو تم زندگی گذارو ایمان کی حالت میں اور اللہ پر حسن ظن کی حالت میں گذارو۔

ایک حدیث حضور پرنور نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں انسانوں کے ظن کے مطابق ہو جاتا ہوں اگر مجھ پہ حسن ظنی کرے گا میری بخشش پر اعتبار کرے گا تو میں بھی اسی کے مطابق اس سے سلوک کروں گا اور اگر وہ مجھ سے بدظنی رکھے گا تو میں بھی اس کے مطابق ہی اس سے سلوک کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ بدظنی کا تعلق صرف اللہ سے نہیں بلکہ بندوں سے بھی ہے جو بندوں سے بدظنی رکھتا ہے وہ اللہ سے بھی بدظنی رکھتا ہے۔

آخر پر حضور پرنور نے اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند حوالے بیان کرنے کے بعد اپنے اس بصیرت افروز خطبہ کو ختم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا یہ بہت بری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنی کو دور کرنے کے لئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کر لے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے یہ کیسی محکم اور مظبوط بات ہے“

باقی صفحہ (۱۰) پر ملاحظہ فرمائیں

تحریک چندہ برائے تعمیر مسجد مارڈن U. K.

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16/2/01 میں تمام دنیا کے احمدی احباب سے تعمیر مسجد مارڈن لندن میں اپنی استطاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے دل کھول کر چندہ دینے کی تحریک فرمائی ہے۔ بھارت کے احباب و مستورات کو حضور پرنور کی اس بابرکت دعاؤں سے بھری تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے۔ اور ایسے احباب جو اپنی مالی استطاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے دو سال کے اندر اندر باقساط ادائیگی کرنا چاہتے ہوں وہ بھی اپنی استطاعت اور مالی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے وعدے مقامی سیکرٹری مال کو لکھوائیں۔ جزاکم اللہ

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 22 فروری 2001ء

’’اسلامی دہشت گردی‘‘ - اصل حقیقت کیا ہے؟

(تسلسل کیلئے دیکھیں شمارہ 4) ....8............

گزشتہ گفتگو تک ہم جہاد کے متعلق اسلامی تعلیمات اور اس پر غیروں اور اپنوں کی طرف سے وارد کئے جانے والے بیہودہ الزامات واعتراضات کے جواب دے چکے ہیں آج کی اس گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گزشتہ مذاہب کی تاریخ میں ایک افسوسناک باب یہ بھی رہا ہے کہ جب بھی انہیں طاقت وحکومت ملی تو انہوں نے اُسے اپنے مخالفین کو اپنے مذہب میں جبر وتشدد سے لوٹانے کا ایک ذریعہ بنالیا یہودیوں نے اپنی طاقت کے زمانہ میں زبرستی عیسائیوں کو دوبارہ یہودی بننے پر مجبور کیا چنانچہ ابتدائی دور کے مظلوم عیسائی اپنے نئے مذہب کو بچانے کیلئے تین سو سال تک غاروں میں چھپتے رہے اور یہی حال عیسائیوں کا رہا کہ انہوں نے اپنے غلبہ کے زمانے میں ایک تو یہود سے انتقام لینے کیلئے دوسرے انہیں زبردستی عیسائیت کی طرف متوجہ کرنے کیلئے سینکڑوں سال تک انسانیت سوز مظالم ڈھائے تھے چنانچہ ۱۰۹۵ء میں جب صلیبی جنگیں شروع ہوئی ہیں تو ان جنگوں کی شروعات میں صرف فرانس میں ہی ہزاروں یہودیوں کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا انتقام لینے کی خاطر قتل کر دیا گیا اور اس کے بعد پھر یہ رواج بن گیا اور دوسو سال تک صلیبی جنگوں کے عرصے میں ہر جنگ میں جانے سے پہلے یہودیوں کا صدقہ کیا جاتا تھا۔ علاوہ ان صلیبی جنگوں کے جب بھی کوئی مصیبت ہوتی تو اس کے دفاع کیلئے یہود صدقہ کے طور پر قتل کئے جاتے تھے چنانچہ ۱۳۴۷ء سے ۱۳۵۲ء تک Black Death کے نام پر یورپ میں طاعون کی جو خوفناک وباء پھیلی اسے بھی یہودیوں کی نحوست قرار دے کر ہزاروں یہودیوں کو قتل کر دیا گیا موٹے اعداد وشمار کے مطابق ساٹھ بستیوں سے یہود کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا تھا۔ عیسائی دہشت گردی کا یہ وہ خوفناک زمانہ تھا جس میں ہزاروں یہودی فوج درفوج ڈر کر عیسائی مذہب میں داخل ہو گئے تھے۔

یہی حال ہمارے ملک میں آریوں کا رہا کہ انہوں نے اپنی جبروت وحکومت کے زمانے میں ہزاروں بُدھوں اور جینیوں اور دراوڑوں کو تہ تیغ کر دیا اور سب سے بڑھ کر ظلم یہ ڈھایا کہ اگر کوئی شخص ان کا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب میں چلا گیا تو حکومت وطاقت کے نشے میں چور ہو کر ایسے مرتدین کو تلوار کے گھاٹ اُتار دیا۔ اپنے گزشتہ مضامین میں ہم ہندوؤں کی طرف سے ارتداد کے نام پر بُدھوں اور جینیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا مستند حوالہ جات سے تذکرہ کر چکے ہیں۔

یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا ہوا کہ اُنہیں اسلام اختیار کرنے اور سابقہ مذہب کو خیر باد کہنے کے ’’جُرم‘‘ میں ننگِ انسانیت مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔

سابقہ تمام مذاہب کے ان سیاہ ابواب اور بانیٔ اسلام سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر کئے جانے والے مظالم کے بعد قرآن مجید کا آج کی جدید دنیا پر یہ احسان ہے کہ قرآن مجید نے مذہب کے نام پر کسی بھی طرح کے تشدد کو نہ صرف جُرم بلکہ انسانیت کے خلاف ایک خوفناک جرم قرار دیا ہے۔

قرآن مجید نے ایک طرف اعلان فرمایا کہ:

ان الدين عند الله الاسلام (اٰل عمران:۲۰)

پھر فرمایا:

ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين (اٰل عمران:۸۶) کہ حقیقی دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور جو کوئی اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا دین چاہے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

جہاں قرآن مجید نے ایک طرف اسلام کو پسند کیا اور اسلام قبول نہ کرنے والوں کو آخرت میں پہنچنے والے نقصان کا تذکرہ کیا وہیں دنیوی اعتبار سے اعلان کیا کہ اس دنیا میں ہر انسان قبول مذہب میں آزاد ہے جو مذہب چاہے قبول کرے۔ فرمایا:

لا اكراه فى الدين قدتبين الرشد من الغى (البقرہ: آیت ۵۷)

فرمایا اب جبکہ ھدایت اور گمراہی کا فرق خوب اچھی طرح ظاہر ہو گیا ہے تو ہر انسان کو اختیار ہے کہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے۔

پھر فرمایا : وقل الحق من ربكم فمن شاء فليومن ومن شاء فليكفر (الکھف-۳۰) لوگوں سے کہہ دے کہ یہ (دین اسلام) تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔

ایک اور مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش اور خواہش کو قبول ایمان کیلئے ضروری نہیں قرار دیا بلکہ فرمایا کہ آپ کی کوششوں اور پسند کو پھل تو اللہ نے ہی لگانا ہے۔ اللہ چاہے گا تو کوششیں ثمر آور ہوں گی فرمایا:

انك لا تهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء وهو اعلم بالمهتدين (القصص:۵۷) اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ آپ اپنی پسند سے کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ھدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

پس اسلام وہ روشنی کا پہلا پیغام ہے جس نے مذہب کے معاملہ میں زور وزبردستی اور جبر کو کلیۃً حرام قرار دے کر انسانیت کو شرف کے بلندترین مینار پر کھڑا کر دیا ہے۔

ایک طرف جہاں اسلام نے لوگوں کو زبردستی اسلام میں لانے کو منع کیا ہے وہیں دوسری طرف اسلام قبول کر کے اُسے چھوڑ دینے والے کیلئے بھی کسی طرح کی کوئی دنیوی تعزیر مقرر نہیں کی ہے۔ بلکہ مرتد کا معاملہ خالصۃً اللہ پر چھوڑا گیا ہے۔

ولا يزالون يقاتلونكم حتى يردّو كم عن دينكم ان استطاعوا ومن يرتدد منكم عن دينهٖ فَيَمُتْ وهو كافر فاولئك حبطت اعمالهم فى الدُّنيا والآخرة واولئك اصحاب النار هم فيها خالدون (البقرہ:۲۱۹)

اور یہ لوگ تم کو اس وقت تک قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ تم کو تمہارے دین سے مرتد کروا دیں اور جو کوئی تم میں سے ارتداد یعنی اسلام چھوڑنے کی حالت میں مریگا تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے اعمال اس دنیا میں اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔ اور وہ آگ میں پڑنے والے ہیں اور اس میں ہمیشہ ہمیش رہتے چلے جائیں گے۔

پھر فرمایا:

ان الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلا ليهديهم سبيلا (نساء:۱۴۸)

کہ جو لوگ ایمان لائے پھر انکار کر کے (مرتد ہو گئے) پھر ایمان لے آئے ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے اور پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ ان کو نہیں بخشے گا اور نہ اُن کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔

مذکورہ آیات میں صاف فرمایا گیا ہے کہ اگر قبول اسلام کے بعد ارتداد کی حالت میں طبعی موت ہو جائے۔ فرمایا فیمت وهو كافرٌ کہ کافر ہو کر طبعی طور پر موت ہو جائے اگر ارتداد کی سزا قتل ہوتی طبعی موت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری آیت میں فرمایا کہ بے شک بار بار ایمان لا کر کوئی مرتد ہو جائے اسکی کوئی دنیوی تعزیر نہیں ہے بلکہ قیامت کے دن اس کی بخشش نہیں ہوگی۔ اگر ایک بار اسلام سے ارتداد اختیار کرنے کا جرم قتل کرنا ہوتا تو پھر بار بار ارتداد اختیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قرآن مجید کی اس بے نظیر تعلیم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام زندگی عمل رہا اور آپ نے اسلام قبول کر کے چھوڑ دینے والے کو کبھی کوئی دنیوی سزا نہیں دی۔ ۶ھ میں جب حدیبیہ کی صلح ہوئی ہے اس موقع پر کفار اور مسلمانوں کے درمیان جو معاہدات ہوئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ آجائے تو مسلمانوں کو اُسے واپس کرنا ہوگا اور اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مدینہ سے واپس مکہ جانا چاہے تو مسلمان اُسے روک نہیں سکیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ناراضگی کے باوجود اس شق کو منظور فرمالیا اگر قرآنی تعلیم مرتدین کو قتل کر دینے اور ان سے جہاد کرنے کے متعلق ہوتی تو ہم کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی منشاء کے خلاف ایسی شرط کو کسی بھی طرح قبول فرمالیتے۔

ہم ثابت کر آئے ہیں کہ اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے قبول مذہب کے معاملہ میں جبر وتشدد کا سراسر خاتمہ کیا ہے لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے ہی قرآن مجید کی طرف دین کے معاملہ میں جبر اور تبلیغ اسلام کیلئے جہاد اور مرتدین کے قتل کرنے کے فتاوٰی جاری کر دئے ہیں۔

یہ کیا فلسفہ ہے اور اصل حقیقت کیا ہے انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں ... (منیر احمد خادم)

ریلیف فنڈ برائے متاثرین زلزلہ صوبہ گجرات

گزشتہ دنوں صوبہ گجرات کے بیشتر مقامات پر آنے والے انتہائی ہولناک اور تباہی خیز زلزلہ کے نتیجہ میں جہاں ہزارہا قیمتی انسانی نفوس اور اربہا روپے مالیت کی املاک کا نقصان ہوا وہاں انسانی ہمدردی کے ناطے اس دردناک سانحہ نے نہ صرف اہلِ ملک بلکہ تمام عالمی برادری کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چونکہ ایسے اندوہناک قومی سانحات پر بلاامتیاز مذہب وملت تمام آفت زدگان کی بے لوث خدمت کرنا ہر مسلمان کا اوّلین فرض ہے اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت متاثرین کی فوری امداد کیلئے مرکزی فنڈ سے ۲۰ لاکھ روپے کی رقم عطا فرمائی ہے۔ جو بصورت نقدی وامدادی سامان ایک ۲۲ رکنی مرکزی وفد کی دستی گجرات بھجوایا جاچکا ہے۔ بمطابق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ سلسلہ کے جملہ کارکنان مبلغین ومعلمین اور وظیفہ پارہے طلباء کا ایک ایک دن کا وظیفہ بھی اس غرض کیلئے دفتر محاسب میں قائم کی گئی امانت ’’ریلیف فنڈ برائے متاثرین زلزلہ صوبہ گجرات‘‘ میں جمع کرایا جارہا ہے۔ قادیان کے دیگر احمدی احباب بھی اس فنڈ میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر عطیات دے رہے ہیں۔ لہٰذا بمطابق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کے تمام اُمراء وصدر صاحبان سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس احتیاط اور پابندی کے ساتھ کہ جماعت کے لازمی چندہ جات ہرگز متاثر نہ ہوں مقامی طور پر زیادہ سے زیادہ عطیات وصول کر کے اس امانت میں قادیان بھجوائیں تا مرکزی انتظام کے تحت منصوبہ بند طریق پر صوبہ گجرات کے آفت زدگان کو زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

یہ رسول اللہ کی صحبت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا

اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت آئے ۔ چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذاہب پر غالب کر کے دکھاؤں

(سنہ ۱۹۰۰ء کے آخری جمعہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ خطبہ جمعہ کے بعض اقتباسات کے حوالہ سے جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۲۹ر دسمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۹ر فتح ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ.وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ. وَّآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾۔(سورۃ الجمعۃ آیات ۳۔۴)

ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

آج ۲۹ر دسمبر کو اس صدی کا آخری جمعہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں گزشتہ صدی کا آخری جمعہ ۲۸ر دسمبر کو تھا۔ پس اسی نسبت سے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات جو اس جمعہ کے دن حضور نے فرمائے تھے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ لمبے اقتباسات تھے ان میں سے کتر بیونت کر کے مضمون کو تسلسل میں رکھتے ہوئے تو مختصر کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی قوت قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے کہ آپؐ کے تربیت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپؐ کے لئے اپنی جان مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے"۔ یعنی جان و مال سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے یعنی علی الرغم دشمن کے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔.......... "غرض رسول اللہ ﷺ کی رحیمیّت کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مالکِ یوم الدین کا عملی ظہور صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے اُن میں اور اُن کے غیروں میں فرقان رکھ دیا۔ جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں اُن کو دی گئی، یہ ان کی دنیا میں جزا تھی۔ اب قصہ کو تاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان صفات اربعہ کی تجلی چمکی۔ لیکن بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گذر چکے۔ بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے، وہ بھی صحابہ ہی میں داخل ہے۔ جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا: وَاٰخَرِینَ مِنهُم لَمَّا یَلحَقُوا بِهِم۔ یعنی صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعود کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہ ہی ہوگی۔

اس آیت کے متعلق مفسّروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ منھُم کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہؓ ہی کی طرح ہوگا۔ صحابہؓ کی تربیّت ظاہری طور پر ہوئی تھی مگر اُن کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی تربیت کے نیچے ہوں گے اس لئے سب علماء نے اس گروہ کا نام صحابہ (رضوان اللہ علیہم) ہی رکھا ہے۔

جیسے ان صفات اربعہ کا ظہور اُن صحابہؓ میں ہوا تھا ویسے ہی ضروری ہے کہ اٰخَرِینَ مِنهُم لَمَّا یَلحَقُوا بِهِم کی مصداق جماعت صحابہ میں بھی ہو۔ اب دیکھو کہ صحابہؓ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی جبکہ تم تھوڑے تھے۔ اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی"۔

".......... چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا۔ اور وہ مَیں ہوں۔ جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی۔ جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دوکاندار، خود غرض کہا گیا۔ افسوس اُن پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا، وقت پایا اور نہ پہچانا..........۔

اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنی جگہ پر دعا کی۔ اَللّٰهُم اِنْ اَهْلَکْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ لَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ یعنی اے اللہ! اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔

سُنو! مَیں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے، وہی بدر اور اَذِلَّةٌ کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلّت نہیں آئی؟ نہ سلطنتِ ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت مُنہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں۔ اور کیا مجال ہے جو سر اُٹھائیں.........."۔

آہ میں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے۔ اسلام پر ذلّت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے چنانچہ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام مِلتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اُس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے.........."۔

یہ لوگ جب اس طرح سے اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَاالذِکْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْن قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ کس طرح پر اُس کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ خسوف وکسوف رمضان میں ہو گیا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مہدی موجود نہ ہو اور یہ مہدی کا نشان پورا ہو جاوے.........."۔

"آنے والا آگیا۔ اُن کی تکذیب اور شور وبکا سے کچھ نہ بگڑے گا۔ ان لوگوں کی ہمیشہ سے اسی طرح کی عادت رہی ہے۔ خدا کی باتیں سچّی ہیں اور وہ پُوری ہو کر رہتی ہیں۔ پس تم ان بد صحبتوں سے بچتے رہو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اسلام کی حقیقت اپنے اندر پیدا کرو۔" (ملفوظات جلد دوم. صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۳)

❂❂❂ ❂❂❂ ❂❂❂

پاکستان میں جام شہادت نوش کرنے والے
تخت ہزارہ کے پانچ احمدی شہداء

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ (قرآن مجید)

ترجمہ:- اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے

مکرم سہیل شوق صاحب

۲۰ویں صدی کا آغاز تھا ۱۹۰۱ء کا سال طلوع ہوا۔ کابل سے خبر ملی کہ ایک احمدی حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو احمدی ہونے کے جرم میں راہ مولا میں قربان کر دیا گیا۔ یہ جماعت احمدیہ کی تاریخ کی پہلی جانی قربانی تھی۔

۲۰ویں صدی کا آخری سال ۲۰۰۰ء اپنے آخری مہینوں میں داخل ہوا۔ ۳۰ اکتوبر کو گھٹیالیاں خورد کی مسجد میں پانچ احمدی راہ خدا میں قربان ہو گئے۔ ۱۰ نومبر کو جمعہ کے دن تخت ہزارہ میں پانچ اور احمدیوں نے راہ خدا میں اپنی جانیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تخت ہزارہ کا گاؤں، (ضلع سرگودھا) ربوہ سے جانب شمال ۶۰-۶۵ کلومیٹر ہلالپور چوک سے شرقی طرف قریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں احمدیوں کے ۵۰-۶۰ گھرانے ہیں۔ اس گاؤں کے احمدی بھارت کے شہر کرنال کے مہاجر ہیں جو تقسیم ہندو پاک کے بعد یہاں آکر آباد ہوئے۔ ایک فراخ مسجد (بیت الذکر) جس کے ساتھ مربی ہاؤس ہے اس گاؤں کے احمدیوں کی روحانی تربیت کا مرکز ہے۔ ماسٹر ناصر احمد صاحب امیر جماعت ہیں۔ یہ گاؤں جو پنجاب کی لوک داستانوں میں رانجھے کا گاؤں شمار ہوتا ہے اس گاؤں میں قریباً اڑھائی سال سے ایک شخص مولوی اطہر شاہ نے احمدیوں کے خلاف گالی گلوچ اور سب و شتم کا بازار گرم کر دیا۔ مقدس احمدی بزرگوں کے خلاف اس قدر گندے کلمات استعمال کرتا جو بیان بھی نہیں کئے جا سکتے۔

جمعہ ۱۰ نومبر ۲۰۰۰ء کو عصر کے قریب اس شخص نے غنڈوں کو ساتھ لیا اور سارے گاؤں میں احمدیوں کے گھروں کے باہر جا کر غلیظ گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ ہر ممکن طریق سے احمدیوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ مگر احمدیوں نے صبر کا دامن تھامے رکھا۔ مغرب کے قریب یہ شخص مسجد کے باہر آکر اسی گالی گلوچ میں مصروف تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد جیسا کہ پہلے سے منصوبہ طے تھا چند منٹوں کے اندر چار مساجد میں اعلان ہو گیا اور دو اڑھائی سو افراد کلہاڑیاں، اسلحہ اور ڈنڈے لے کر پہنچ گئے۔ مسجد کی دیوار گرا دی۔ کچھ لوگ مسجد کے اندر گھس گئے اور کچھ چھت پر چڑھ گئے۔ مقامی پولیس کو اس واقعے سے نصف گھنٹہ پیشتر اطلاع دے دی گئی تھی۔ جب یہ ہنگامہ شروع ہوا تو پولیس کے چند سپاہی وہاں موجود تھے اور نتیجہ یہ نکلا کہ چار احمدی مکرم ناصر احمد صاحب امیر جماعت، مکرم نذیر احمد صاحب رائے پوری، مکرم عارف محمود صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب موقع پر ہی راہ مولا میں قربان ہو گئے جبکہ شدید زخمی مدثر احمد صاحب ہسپتال میں جا کر شہید ہو گئے۔ اس موقع پر مشتعل ہجوم نے لاشوں کی بے حرمتی کی، چہروں پر وار کر کے ان کو مسخ کرنے کی کوشش کی، لاشوں کو گھسیٹ کر چھت پر سے گلیوں میں پھینکا گیا۔

اس دوران مشتعل ہجوم کا ارادہ ابھی اور احمدیوں کو نشانہ بنانے کا تھا کہ ایلیٹ فورس کی گاڑیاں آ گئیں۔ ان کو دیکھ کر حملہ آور منتشر ہو گئے مگر ایلیٹ فورس یا پولیس نے کسی کو حراست میں نہیں لیا۔

اس طرح سے تخت ہزارہ کی سرزمین پر پانچ احمدی راہ خدا میں قربان ہونے کا عظیم اور شاندار اعزاز پا گئے۔ آنے والا زمانہ تخت ہزارہ کو ہیر رانجھے کے حوالے سے یاد نہیں کرے گا کیونکہ یہاں پر عشق حقیقی میں سرشار پانچ احمدیوں نے اپنے خون سے لافانی عشق کی داستان تحریر کر دی۔

☆......☆......☆

سب سے پہلے
میں جان قربان کروں گا

راہ خدا میں قربان ہونے والے عارف محمود صاحب کو امیر صاحب نے ہدایت کی کہ مسجد کے باہر ہجوم اکٹھا ہو رہا ہے فوراً جا کر پولیس کو فون کرو۔ یہ ہنگامہ شروع ہونے سے نصف گھنٹہ پہلے کی بات ہے کہ عارف صاحب اپنے ساتھ قائد مجلس ندیم صاحب کو لے کر اپنے گھر گئے اور پولیس کو فون کیا۔ عارف صاحب نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ آزمائش کا وقت ہے حالات ایسے ہیں کہ مسجد کو بچانے کا مرحلہ ہے۔ اگر جان قربان کرنے کا وقت آیا تو دیکھ لینا میں سب سے پہلے جان قربان کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگتے ہوئے مسجد کی طرف چلے گئے۔ وہاں ندیم صاحب کو مربی ہاؤس کی حفاظت کے لئے روانہ کیا اور خود سب سے پہلے راہ مولا میں جان قربان کرنے کا اعزاز پایا۔

☆......☆......☆

آج ہی تو قربانی کا وقت ہے

امیر جماعت تخت ہزارہ ماسٹر ناصر احمد صاحب ہنگامے کے وقت مسجد کی چھت پر چڑھ کر پہرہ دے رہے تھے کہ مسجد کی عقبی سمت سے کوئی حملہ نہ کر دے۔ ساتھ کے ایک مکان سے غیر از جماعت عورتوں نے ان کو پکار کر کہا کہ بھاگ جاؤ اپنی جان بچاؤ وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے تو ماسٹر ناصر صاحب نے کمال جرأت، بہادری اور بے خوفی سے کہ میں ہرگز یہاں سے نہیں جاؤں گا آج ہی تو قربانی کا وقت ہے۔

یاد رہے کہ ہنگامے کے وقت دو خواتین مسجد میں تھیں ان کو عقبی سمت سے دیوار کے اوپر سے بجلی کے کھمبے کے ذریعے باہر نکالا گیا مگر کسی احمدی مرد نے مسجد کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

راہ خدا میں جان دینے والے مبارک احمد اطفال میں شامل تھے۔ ان کی عمر ۱۵ سال کے لگ بھگ تھی یہ بھی اپنی جان راہ خدا میں قربان کرنے کے لئے دیوانہ وار دوڑتے ہوئے گھر سے آئے اور مشتعل ہجوم سے ذرا نہ گھبرائے۔ نہ پیچھے کی طرف پلٹے بلکہ آگے ہی بڑھتے گئے اور راہ خدا میں جان قربان کر دی۔

اسی طرح دو اور احمدی مختار احمد صاحب اور خالد احمد صاحب جو دو بھائی تھے وہ بھی مساجد سے اعلان سن کر احمدیہ مسجد کو بچانے کے لئے دوڑے مگر مسجد تک پہنچنے سے پہلے ہی مخالفوں کے قابو میں آ گئے جنہوں نے خالد صاحب کو شدید زخمی کر دیا اور مختار صاحب بھی زخمی ہو گئے۔ مگر یہ کسی طرح خود کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور بہت سے احمدی بھی مساجد سے اعلان سن کر مسجد کی طرف گئے مگر تخت ہجوم نے ان کو آگے نہ جانے دیا۔ ۷۵ سالہ بزرگ مکرم عبدالحمید صاحب رات کو پہرہ دینے کے لئے اپنا بستر لئے مسجد کی طرف آ رہے تھے کہ ہجوم نے ان کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور اپنی طرف سے ان کو مار کر پھینک دیا مگر وہ بچ گئے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

☆......☆......☆

راہ خدا میں جان دینے والے
قابل فخر احمدیوں کا تذکرہ

محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب
امیر جماعت تخت ہزارہ

تخت ہزارہ کے امیر جماعت محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب ۳۸ سال کی عمر کے جوان آدمی تھے۔ یہ قریبی گاؤں ادھیاں شریف میں مڈل سکول میں ٹیچر تھے۔ چار سال سے امیر چلے آ رہے تھے۔ موصوف شادی شدہ اور دو پھول سے کم سن اور معصوم بچوں کے باپ تھے۔ بچی کا نام عطیۃ الحئی ہے جو چھ سال کی ہے اور بچہ معروف احمد چار سال کا ہے۔ دونوں بچے وقف نو میں شامل ہیں۔ امیر صاحب سیکرٹری مال بھی تھے۔ جماعت کے ہر کام میں پیش پیش رہتے تھے۔ مسجد کے پہرے کے لئے اکیلے ہی تین تین، چار چار ماہ ڈیوٹی دیتے رہتے تھے۔

ناصر احمد صاحب تہجد کے پابند تھے۔ حالات جیسے بھی خراب ہوتے مسجد جا کر نماز پڑھتے۔ مکرم حاجی عبدالباسط محمد نجیب سابق امیر جماعت تخت ہزارہ نے بتایا کہ ماسٹر صاحب راتوں کو جاگ کر ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔ اتنی عبادت کرنے والا کوئی اور جوان آدمی میں نے ساری عمر نہیں دیکھا۔ ان کو اللہ نے شہادت کی توفیق دینی تھی، میری قسمت میں یہ نہ تھا۔ میں بد قسمت اس روز ربوہ چلا گیا اور میرے امیر نے جان قربان کر دی۔

مکرم مختار احمد صاحب نے جو خود بھی زخمی ہوئے بتایا کہ امیر صاحب نہایت شریف اور دلیر آدمی تھے۔ آخری دن انہوں نے خود جمعہ پڑھایا اور کہا کہ حالات خراب ہیں دعائیں کریں، اپنی اصلاح کریں، سارے اختلافات ختم کر دیں۔ یہ اختلاف کا وقت نہیں۔ مسجد کی حفاظت اور دیکھ بھال میں سستی نہ دکھائیں اور کوئی اور نقصان ہو تو ہو جائے مگر یہ نقصان برداشت نہ کریں۔ اگر مسجد کو کچھ ہو گیا تو ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ اگر قربانی دینے کا وقت آیا تو سب سے پہلے میں قربانی دوں گا۔

مکرم افضال احمد صاحب نے بتایا کہ امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ میرا تو جانے کا وقت آ گیا ہے اگر آپ لوگ اب بھی نہ سمجھے تو خطا کھائیں گے۔

امیر صاحب کی والدہ محترمہ نے بڑے عزم سے کہا کہ میں نے اپنے بچے کی قربانی دی ہے۔ میں نے اللہ کی راہ میں اسے قربان کیا ہے۔ بڑا نیک بخت بچہ تھا، بہت نیک فرمانبردار تھا۔ اللہ اس کی قربانی کو قبول کرے۔ یاد رہے کہ امیر صاحب اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔

امیر صاحب کی اہلیہ محترمہ نے اپنے جو تاثرات بیان کئے وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ انہوں نے بغیر روئے دھوئے بڑے وقار اور عزم سے کہا میں بہت خوش نصیب ہوں کہ خدا نے میرے سر تاج کو راہ خدا میں جان دینے کا مرتبہ عطا کیا۔ ہم سب گھر والے بہت خوش نصیب ہیں۔ اللہ قسمت والوں کو یہ مرتبہ دیتا ہے۔ دنیا سے تو یوں بھی ایک دن چلے جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماسٹر صاحب مجھے کہا کرتے تھے کہ میں بچوں کو اس لئے زیادہ ساتھ نہیں لگاتا کہ میرے بعد مجھے یاد کر کے اداس نہ ہوا کریں۔ ماسٹر صاحب قربانی کے جوش و جذبہ سے بھرپور تھے شاید خدا نے ان کو کوئی بات بتا دی تھی۔ امیر صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے تو اتنی لمبی کہ میں حیران رہ جاتی۔ جب دیکھو مصلے پر بیٹھے ہیں۔ میں دیکھ کر ڈر جاتی، میرے دل میں وہم آیا کہ ایسے لوگ زیادہ دیر دنیا میں نہیں رہا کرتے۔ خدا ان کو جلد بلا لیا کرتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ میری بچی عطیۃ الحئی نے ساڑھے تین سال کی عمر میں قرآن ختم کر لیا۔ اڑھائی سال کی عمر میں اس نے قاعدہ یسرنا القرآن شروع کیا۔ میں بھی اسے پڑھاتی اور امیر صاحب بھی پڑھاتے۔ قاعدہ مکمل کرنے کے بعد تو چند مہینوں میں اس نے قرآن ختم کر لیا۔ نصف پارہ صبح

پڑھتی، نصف شام پڑھتی۔ لوگ حیرانی سے اسے دیکھنے آتے۔ میرے میاں کہتے مَیں نے اپنے بچوں کو شیر بنانا ہے۔ اور خود خدا کا شیر بن کر چلے گئے۔ مجھے فخر ہے اس بات کا کہ مَیں راہ خدا میں جان قربان کرنے والے کی بیوہ ہوں اور میرے بچے خدا کی راہ میں جان دینے والے کے بچے ہیں۔ انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ ہم نے یہ کہہ کر خدا سے اولاد مانگی کہ ہم اسے تیری راہ میں وقف کریں گے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے اللہ نے فضل کیا اور ہمیں اولاد عطا ہوئی۔ جو دونوں وقف نو میں شامل ہیں۔ الحمد للہ۔

☆......☆......☆......☆

عزیز مبارک احمد صاحب

عزیز مبارک احمد صاحب دسویں جماعت کے طالب علم تھے۔ ان کی عمر ۱۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ عزیز مبارک احمد پانچ وقت کے نمازی تھے۔ نہایت شریف لڑکے تھے۔ مسجد کی کوئی بھی ڈیوٹی ہوتی وہ فوراً خود کو پیش کرتے۔ اس وقت وہ مسجد کی حفاظت کے لئے پہرہ دے رہے تھے۔ عزیز مبارک احمد کے والد محترم جمال الدین صاحب نے بتایا کہ میرا لڑکا ناظم اطفال تھا۔ جماعت کے کاموں میں اور مسجد کے کاموں میں ہر وقت مصروف رہتا تھا۔ امیر صاحب کے ساتھ اس کا بہت دل لگتا تھا۔ مربیان سلسلہ سے بے حد محبت اور چاہت تھی۔ اللہ میرے بچے کو جزائے خیر عطا کرے۔ میری اپیل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع میرے بچے کے لئے دعا کریں اور ہمارے لئے بھی دعا کریں۔

مکرم حاجی عبدالباسط صاحب نے بتایا کہ مبارک احمد ان لوگوں میں سے تھے کہ ان کو آدھی رات کو بھی اگر جماعت اور مسجد کے کام کے لئے بلایا جاتا تو اٹھ کر آجاتے تھے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں اور عزیزوں کو راہ خدا میں قربان ہونے کا رتبہ ملا۔ آئندہ بھی اگر ضرورت پڑی تو ہم بھی اور ہمارے بچے بھی راہ خدا میں جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

☆......☆......☆......☆

محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری

تخت ہزارہ کے سانحہ میں دو باپ بیٹا راہ خدا میں شہادت کا رتبہ پا گئے۔ محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری اور ان کے بیٹے عارف محمود صاحب۔ آپ ہر نماز مسجد میں ادا کرتے۔ فارغ وقت بھی مسجد میں بیٹھے رہتے۔ جس دن انہوں نے راہ خدا میں جان دی اس دن مغرب کے وقت مسجد میں آئے، مغرب کی نماز پڑھی، پھر خطبہ سنا، پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اور اس کے بعد بھی گھر جانے کی بجائے مسجد ہی میں رہے۔

محترم حاجی عبدالباسط صاحب سابق امیر تخت ہزارہ نے بتایا کہ نذیر احمد صاحب بے حد حوصلہ والے آدمی تھے۔ غیر از جماعت بھی ان کی برملا تعریف کرتے تھے۔ بچوں کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آتے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

محترم نذیر احمد صاحب کی عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ زمیندارہ کا کام کرتے تھے۔ ان کے چار بیٹے ہیں تین کراچی میں ہوتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے سبھی جماعتوں میں تیز ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ (۱) افضال محمود صاحب (۲) طارق محمود صاحب (۳) عارف محمود صاحب (جو راہ مولا میں شہید ہوئے) (۴) طاہر محمود صاحب۔

محترم نذیر احمد صاحب کی بیوہ نے بتایا کہ میرے خاوند بہت دیندار اور پرہیز گار تھے۔ وہ بڑی دلیری سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مسجد کی چھت پر راہ مولا میں شہید ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ سے درخواست ہے کہ میرے لئے، میرے بیٹوں کے لئے دعا کریں اللہ ان کو بہت بہادر اور نیک بنائے اور احمدیت کی خدمات کی توفیق دے آمین۔

محترم افضال محمود صاحب نے اپنے والد صاحب کے بارے میں بتایا کہ ان کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا تھا اور وہ اس حدیث کی عملی مثال تھے کہ مومن کا دل ہر وقت مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔ وہ اگرچہ ان پڑھ تھے مگر سلسلہ کا کوئی بھی کام ان کے سپرد کیا جاتا تو وہ پوری ذمہ داری سے بجالاتے۔ ہمیں بھی انہوں نے نمازوں اور چندوں کی عادت ڈالی۔ مرکز سے جو بھی نمائندہ آتا اس کی خدمت کرتے۔

☆......☆......☆......☆

محترم عارف محمود صاحب

محترم عارف محمود صاحب کی عمر ۳۰۔۳۲ سال تھی۔ آپ تخت ہزارہ میں تیل کی ایجنسی چلاتے تھے۔ مسجد کی دکانوں میں غربی سمت آپ کی دکان تھی۔ آپ شادی شدہ اور دو بچوں کے باپ تھے۔ عزیز مدثر احمد عمر تین سال اور بیٹی طیبہ سحر عمر دو ماہ۔ آپ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ اس وقت بھی خدام الاحمدیہ میں معتمد اور اصلاح و ارشاد کا عہدہ آپ کے سپرد تھا۔

محترم حاجی طارق محمود صاحب نے جو محترم عارف محمود صاحب کے بڑے بھائی ہیں بتایا کہ عارف محمود مجھ سے چھوٹا تھا۔ بہت ہی خدمت گزار تھا۔ بچپن ہی سے ہم چاروں بھائیوں کو دین کی خدمت کا جذبہ عطا ہوا تھا۔ ہم سب کی خواہش ہوتی تھی کہ مسجد اور جماعت کے ہر کام میں نمایاں حصہ لیں۔ عارف ربوہ میں بھی کاروبار کرتے رہے پھر گاؤں آگئے۔ ہر وقت امیر صاحب کے ساتھ مل کر جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔

ہم نے خدام الاحمدیہ میں جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پہلے بھی تیار تھے اور آج بھی تیار ہیں۔ آج جب جان قربان کرنے کا وقت آیا تو ہم کس طرح پیچھے رہ سکتے تھے۔ اب بھی جب کبھی جماعت کو ہماری جانوں اور مالوں کی قربانی کی ضرورت پڑے گی ہم تیار ہونگے۔ اور آگے نکلیں گے اور دوسروں سے سو سو فٹ آگے ہونگے۔

مکرم حاجی عبدالباسط صاحب نے بتایا کہ عزیزم عارف محمود خدام میں سے اللہ کے فضل سے نہایت دلیر اور حوصلہ والے بچے تھے۔ جب بھی کبھی مسجد پر کڑا وقت آیا۔ یہ حفاظت میں پیش پیش ہوتے تھے۔ ہمیشہ راہ خدا میں شہادت کی خواہش رکھتے تھے۔ جس روز انہیں خدا کی راہ میں شہادت کا رتبہ ملا اس دن بھی کہتے تھے میں سب سے پہلے جان دوں گا۔ اور انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ جماعت کو ایسے جوانوں پر ہمیشہ فخر اور ناز رہے گا۔

مکرم افضال محمود صاحب نے جو عزیز عارف محمود کے بڑے بھائی ہیں بتایا کہ جس وقت عارف گھر فون کرنے گیا اس وقت گھر والوں کو کہا کہ گھر کے دروازے بند کر لیں۔ پھر دوڑتا ہوا مسجد چلا گیا۔ راستے میں کئی لوگ ملے جنہوں نے اسے روکا اور کہا کہ گھر واپس چلے جاؤ۔ ہجوم مرنے مارنے پر تلا ہوا ہے۔ مگر انہوں نے کہا کہ مَیں نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ اگر راہ خدا میں جان قربان کرنے کا وقت آیا تو سب سے پہلی جان میری ہوگی جو راہ خدا میں قربان ہوگی۔ تم سن لو گے کہ سب سے پہلے مَیں نے جان دے دی۔ اب آگے جانے کا وقت ہے پیچھے جانے کا نہیں۔

عارف محمود صاحب کی والدہ محترمہ صدیقہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب نے بتایا کہ میرا بیٹا عارف بہت دیندار اور جماعت کے کاموں میں مشغول رہتا تھا۔ بہت حوصلے اور جذبے والا بچہ تھا۔ اس نے بہت حوصلہ سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے راہ خدا میں جان دی۔

عارف محمود صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے بہت صبر اور حوصلے سے بتایا کہ میرے شوہر بہت اچھے انسان تھے۔ بہت احساس کرنے والے، محبت کرنے والے، بچوں سے بہت زیادہ پیار کرنے والے تھے۔ ہمارے گاؤں میں احمدیت کے خلاف آئے دن کوئی نہ کوئی ہنگامہ ہوتا رہتا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ دعا کرو خدا مجھے اپنے دین کے لئے کچھ کرنے کا موقعہ دے۔ بہت جذبہ سے سرشار ہو کر کہتے کہ میرے لئے خدمت کا موقع آیا تو مَیں جان دے دوں گا۔ خدا کرے کہ سب سے پہلے راہ خدا میں جان کی قربانی میری ہو۔ خدا نے ان کو بہت بڑا رتبہ دیا۔ مجھے فخر ہے کہ مَیں راہ خدا میں جان کی قربانی کرنے والے کی بیوہ ہوں۔ میرے بچے خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والے باپ کے بچے ہیں۔ خدا مجھے صبر و حوصلہ دے اور عزم دے۔

عارف محمود کی والدہ نے بتایا کہ جب میرے بیٹے نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا اس وقت وہ بڑے زور سے کلمہ طیبہ اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ ہم نے اللہ کے بڑے نشانات دیکھے ہیں۔ اللہ ہمیں صبر کی توفیق دے۔

مکرم افضال محمود صاحب نے بتایا کہ ۱۳۔۱۴ سال کی عمر سے عارف نمازوں میں باقاعدہ تھا۔ وہ دعوت الی اللہ کا بہت شوقین تھا۔ غیر از جماعت دوستوں سے اس نے بڑے تعلقات بنا رکھے تھے۔ دینی غیرت بہت رکھتا تھا۔ عام طور پر وہ خوش مزاج تھا اور غصے والا نہ تھا مگر دین کی خاطر غیرت دکھاتا تھا۔ اس کی والدہ نے مسجد سے اس کے لگاؤ کی وجہ سے اس کا نام مسیتڑ رکھا ہوا تھا۔ گھر کا کوئی کام کرے یا نہ کرے مربی یا معلم صاحب جو کام کہیں اس طرف بھاگ کر جاتا تھا۔

☆......☆......☆......☆

عزیز مدثر احمد صاحب

راہ خدا میں جان دینے والے مدثر احمد شہید کے بزرگ والد مکرم منظور احمد صاحب کاشتکاری اور آڑھت کا کام کرتے ہیں۔ منڈی سے سبزی لاکر بیچا کرتے تھے مگر مولوی اطہر شاہ نے چند ماہ سے بولی کے وقت بہت فساد مچانا شروع کیا کہ یہ مرزائی ہے اس کو بولی دینے نہیں دینی۔ اس پر ان کا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ دیگر احمدیوں میں سے بھی اگر کوئی بولی میں سبزی لیتا تھا تو چھپ چھپا کر لیتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ (ایم ٹی اے پر حضور ایدہ اللہ کا) خطبہ سننے کے بعد عشاء کی جماعت ہوئی جس کے بعد گھر والوں کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا مکرم منظور احمد صاحب کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے کا نام مبشر احمد ندیم ہے جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں دفتر مشیر قانونی میں کام کرتے ہیں۔ دوسرے طاہر احمد منظور جو جامعہ احمدیہ میں چوتھے سال میں طالب علم ہیں۔ تیسرے بشارت احمد ہیں جو دسویں جماعت میں پڑھتے ہیں اور چوتھے مدثر احمد جنہوں نے راہ خدا میں شہادت کا اعزاز پایا ہے۔ سمیرا احمد جامعہ نصرت ربوہ میں طالبہ ہیں اور حمیرا انور تخت ہزارہ میں ہیں۔

عزیز مدثر کے والد صاحب نے بتایا کہ مدثر کا ارادہ تھا کہ میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے گا اور دین کے لئے زندگی وقف کرے گا۔ پچھلے سال اس کا ایکسیڈنٹ ہوا مگر اللہ نے اسے بچا لیا۔ دائیں ہاتھ سے وہ اب بھی نہیں لکھ سکتا تھا۔ حادثے کے بعد بائیں ہاتھ سے لکھنا شروع کیا اور اتنی ہمت دکھائی کہ آٹھویں جماعت میں اول آیا۔ اب وہ نویں جماعت کا طالب علم تھا۔ جماعتی کاموں میں سب سے آگے رہتا۔ اطفال کے سارے کام کرتا۔ اجلاسوں میں تقریریں کرتا۔ تعلیم کے میدان میں بہت لائق تھا۔ ہر جماعت میں اول رہتا یا نمایاں پوزیشن پاتا۔

اس سانحہ کے دن مدثر اور اس کی والدہ مسجد گئے۔ حضور کا خطبہ سنا۔ پھر نماز عشاء پڑھی۔ اس کے بعد مدثر اور اس کی والدہ گھر چلے گئے۔

گھر پہنچے ہی تھے کہ مسجدوں سے اعلان ہونا شروع ہو گیا کہ مرزائیوں نے مولوی اطہر شاہ کو شہید کر دیا ہے، مسلمانو نکلو۔ یہ اعلان سن کر مدثر مسجد کی طرف چلا۔ پتہ چلا ہے کہ چند دوستوں نے مدثر کو مشورہ دیا کہ واپس چلے جاؤ۔ مگر اس نے کہا کہ

میں خدا کے گھر کی حفاظت کروں گا ، واپس نہیں جاؤں گا۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے میرا بیٹا اللہ کے گھر کی حفاظت کرتا ہوا راہ مولا میں جان قربان کر گیا۔

مکرم منظور احمد صاحب نے بڑے عزم سے کہا کہ میرے باقی بچے بھی راہ خدا میں بے شک قربان ہو جائیں مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ حضور سے درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں اللہ ہمیں خدا کے دین کو سربلند رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

مدثر احمد صاحب کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب نے بتایا کہ اللہ کا بہت شکر ہے کہ اس نے ہمارے بھائی کو اپنی راہ میں قربان ہونے کے لئے چنا۔ ہم خود بھی ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ مدثر کا خیال تھا کہ وہ میٹرک کے بعد جامعہ میں جائے گا۔ اللہ نے اسے اس سے بھی بڑھ کر مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ پچھلے سال جولائی میں اس کا سخت ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اللہ نے اس وقت اسے بچا لیا۔ شاید اسی لئے کہ اس کو اللہ نے شہادت کے لئے چن لیا تھا۔ اللہ ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور اپنے دین کی راہ میں ثابت قدم رکھے۔ آمین

مدثر احمد کی والدہ نے بڑے صبر اور حوصلے سے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹے نے خدا کی راہ میں جان دی۔ انشاء اللہ ہم اور میرے باقی بچے بھی اسی راہ پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔ تمام جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ میرا بیٹا مدثر احمد بہت فرمانبردار، بہت نیک، ذہین و فہیم تھا۔ دین کے لئے قربانی کرنے کو ہر وقت تیار رہتا تھا۔ پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے مگر وہ خدا کے فضل سے پیچھے نہیں ہٹا۔ دین کے لئے ہر وقت اور ہر رنگ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ مسجد میں باقاعدگی سے نمازوں کے لئے جایا کرتا تھا۔ اللہ میاں نے اسے موقعہ دیا کہ ایسی قربانی اس سے لی۔ اللہ اس کی قربانی قبول کرے اور ہم کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

آگ عورتوں نے بجھائی

تخت ہزارہ کے مسجد کو آگ لگائی گئی۔ پانچ روشن ستارے راہ خدا میں شہید کر دیئے گئے۔ تین زخمی ہوئے۔ اس کے بعد ایلیٹ فورس آئی تو حملہ آور بھاگ گئے۔ پولیس نے مسجد کے ہر طرف ناکہ بندی کر لی۔ کسی مرد یا عورت کو آنے نہ دیتے تھے۔ لیکن ابھی مسجد سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ اس وقت احمدی خواتین محترمہ صدیقن صاحبہ زوجہ سراج احمد صاحب، محترمہ جبین صاحبہ بیوہ عبدالقادر صاحب اور محترمہ اختری بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب نے جرأت کا مظاہرہ کیا۔ وہ اپنے گھروں سے نکل آئیں اور پولیس والوں سے کہا کہ ہم کو جانے دو ہم مسجد کی آگ بجھانا چاہتی ہیں۔ پولیس والوں کے روکتے روکتے یہ دلیر خواتین مسجد کے اندر چلی گئیں اور پانی کی ٹوٹیوں سے لوٹوں میں اور برتنوں میں پانی بھر بھر کر آگ پر پھینکتی رہیں۔ یہ آگ مسجد کی صفیں اور کتابیں جمع کر کے حملہ آوروں نے لگائی تھی۔ خواتین کی اس کوشش سے آگ بجھ گئی۔

اس کے بعد انہوں نے پولیس والوں سے کہا کہ ہمیں راہ مولا میں شہید ہونے والوں کو دیکھنے دو تاکہ ہم پہچان سکیں کہ یہ کون ہیں۔ ان خواتین نے بتایا کہ ہم نے پولیس والوں کی بے حد منتیں کیں، رو رو کر ان سے درخواستیں کرتی رہیں مگر انہوں نے ہمیں ان شہداء کے پاس نہ جانے دیا۔ ہم آگے بڑھتیں تو وہ ہمیں پیچھے دھکیل دیتے اور واپس جانے کو کہتے۔ بہت سختی کرتے۔

☆☆☆☆☆

عورتوں کو باہر کیسے نکالا گیا

جب جلوس مسجد کے باہر جمع ہو رہا تھا تو مسجد میں دو احمدی خواتین موجود تھیں۔ ان میں سے ایک احمدی خاتون حفیظ بی بی اہلیہ قدیر احمد صاحب نے بتایا کہ ابھی مسجد کا دروازہ بند نہ کیا گیا تھا۔ ہم نے دروازے کے راستے باہر جانے کی کوشش کی تو باہر جمع لوگوں کی نیتیں دیکھ کر واپس آ گئیں۔ عارف صاحب نے جو اس وقت مسجد میں تھے ہم سے کہا کہ آپ کسی طرح یہاں سے نکل جائیں۔ ورنہ یہ لوگ آپ کو بے عزت کر دیں گے۔ چنانچہ ہم دونوں عورتوں کو مسجد کی شمالی سمت سے ٹونٹیوں والی جگہ کے عقب میں دیوار پر چڑھایا گیا وہاں سے بجلی کے پول کا سہارا لے کر باہر اتر گئیں اور رات کی تاریکی میں بچتی بچاتی اپنے گھر پہنچ گئیں۔

☆☆☆

راہ خدا میں زخمی ہونے والے

عبدالحمید عمر ۷۵ سال

تخت ہزارہ کے واقعہ میں ۷۵ سالہ بزرگ عبدالحمید صاحب شدید زخمی ہوئے۔ مخالفین اپنی طرف سے تو ان کو بھی مار کر پھینک گئے تھے۔ ان کا اس روز مسجد کی حفاظت پر پہرہ تھا۔ یہ اپنا بستر لے کر مسجد کی طرف آ رہے تھے۔ یہ بزرگ بھی مشتعل ہجوم اور نعرے بازی سننے کے باوجود پیچھے نہ ہٹے۔ مسجد کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ہجوم کے نرغے میں آ گئے۔ ان کو بری طرح مارا گیا۔ ان کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔

☆☆☆☆

مختار احمد صاحب اور خالد محمود صاحب

مساجد سے اعلانات سن کر دو بھائی مختار احمد صاحب اور خالد محمود صاحب بھی مسجد کی حفاظت کے لئے گھر سے نکلے۔ یہ دونوں بھائی مکرم خلیل احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ تخت ہزارہ کے بیٹے ہیں۔ مختار احمد صاحب ۳۹ سال کے ہیں جبکہ خالد محمود ۲۵ سال کے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ہم گھر میں تھے جب ہم نے مساجد سے اعلان سنا۔ اس وقت پونے آٹھ کے قریب کا وقت تھا۔ ہم دونوں نکلے۔ مختار احمد صاحب کے ہاتھ میں دودھ کا برتن تھا اور خالد خالی ہاتھ تھے۔ ابھی مسجد سے کچھ دور ہی تھے کہ مخالفوں نے پکڑ لیا اور ان کو مارنا شروع کر دیا۔ کئی لوگ اکٹھے ان پر حملہ آور ہوئے۔ پھر دونوں کو پکڑ کر ایک قریبی دکان میں لے گئے جہاں کچے برتن تھے۔ وہاں سے کچے برتن اٹھا کر ان کے سروں پر مارتے رہے۔ خالد محمود سخت زخمی ہوئے۔ پھر ایک شخص نے کہا کہ ان کو پکڑ کر رکھو میں پستول لے کر آتا ہوں۔ ایک دوسرے نے کہا کہ ان کو پکڑ کر رکھو میں چھری لے کر آتا ہوں۔ ان دونوں کے جانے کے بعد انہوں نے پھر ایک بار جدوجہد کی۔ اللہ نے کامیابی بخشی اور یہ جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس وقت پھر مخالفین ان کے پیچھے مختلف جگہوں میں بھاگتے رہے تاہم یہ گلیوں میں چھپتے چھپاتے اپنے گھر پہنچ گئے۔ ان کو جب یہ ابھی مخالفوں کے قابو میں نہ آئے تھے بعض لوگوں نے روکا کہ واپس چلے جاؤ۔ مگر یہ آگے بڑھتے گئے۔

☆☆☆☆

مکرم وسیم احمد صاحب

اس سانحہ میں حملہ آوروں کے حملے سے زندہ بچ جانے والے وسیم احمد صاحب تھے۔ جب حملہ ہوا اس وقت یہ چھت پر تھے۔ حملہ آوروں نے ان پر بھی حملہ کیا۔ ان کو چوٹیں آئیں اور زخمی بھی ہوئے مگر پیچھے ہٹتے ہٹتے یہ مسجد کی چھت سے مربی ہاؤس کے لان میں گر گئے۔ یہاں اونچائی زیادہ نہ تھی اور نیچے نرم زمین تھی اور تاریکی تھی لہٰذا کسی کو ان کا پتہ نہ چل سکا۔

انہوں نے اپنی داستان سناتے ہوئے گلوگیر آواز میں کہا کہ میں بدقسمت تھا جو راہ مولا میں قربان ہونے سے محروم ہو گیا جبکہ میرے امیر صاحب اور دوسرے ساتھی راہ مولا میں شہادت کا اعزاز پا گئے۔

☆☆☆

ایک عینی شاہد

مکرم ساجد جاوید صاحب جماعت احمدیہ تخت ہزارہ کے سیکرٹری وقف نو اور ناظم تربیت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب مساجد سے اعلان ہوا تو میں بھی دوڑتا ہوا مسجد کی طرف گیا۔ لیکن ہم سب بالکل نہتے تھے۔ اسلحہ تو کیا ہمارے پاس ایک دو کے سوا ڈنڈے بھی نہ تھے۔ مسجد کے سامنے ہجوم حملہ آور تھا وہاں سے جانے کی تو کوئی صورت نہ تھی۔ آخر میں نے اوپر سے چکر لگا کر عقبی طرف جانے کی کوشش کی مگر وہاں بھی کامیابی نہ ہو سکی۔ پھر میں نے ملحقہ مکانوں کی چھت سے جانے کی کوشش کی مگر مسجد کے اطراف میں سڑکیں ہیں۔ میں چھت پر کود نہ سکا۔ مگر میرے سامنے ماسٹر ناصر صاحب، نذیر صاحب اور مدثر صاحب کو شدید زخمی کیا گیا۔ ان کو شدید زخمی کرنے کے بعد چھت سے نیچے پھینکا گیا پھر ان کے چہروں پر کلہاڑیوں سے وار کئے گئے۔

☆☆☆☆

راہ خدا میں شہید ہونے والے احمدیوں کا بلند مرتبہ

بیسویں صدی کے پہلے سال جماعت احمدیہ کے پہلے فرد نے راہ خدا میں خون کا نذرانہ پیش کیا اور آخری سال میں گھٹیالیاں خورد اور پھر تخت ہزارہ میں دس احمدیوں نے اپنے خون سے عشق و وفا کی لافانی اور یادگار داستان رقم کر دی۔ عشق مجازی کے بے معنی دنیادارانہ قصوں کی سرزمین تخت ہزارہ میں عشق حقیقی میں سرشار پانچ احمدیوں نے اپنا خون پیش کر کے بتایا کہ عشق اس کو کہتے ہیں۔

اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

گھٹیالیاں کی طرح تخت ہزارہ کا واقعہ بھی نماز کے بعد پیش آیا۔ گھٹیالیاں میں فجر کے بعد درس قرآن میں سرشار احمدیوں نے راہ مولا میں جان دی اور تخت ہزارہ میں نماز عشاء کے بعد احمدیت کے فدائیوں نے راہ مولا میں گردنیں کٹائیں۔ اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے خون سے احمدیت کے پودے کو نئی زندگی اور نئی تازگی بخش دی۔

باقی بچ رہنے والے جوان رو رو کر افسوس کرتے کہ ہم بدقسمت تھے جو راہ خدا میں شہادت کا مرتبہ نہ پا سکے۔ بیواؤں نے بین کرنے کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرنا شروع کیا کہ ان کے خاوندوں کو ایسا عظیم مرتبہ ملا۔ جن ماؤں کی گودیں خالی ہو گئیں انہوں نے آہ و زاری کرنے کی بجائے فخر سے اپنی گردنیں اٹھا لیں کہ ہمارے بیٹے راہ خدا میں شہید ہوئے۔ جن بوڑھے باپوں کے جوان سہارے چھن گئے ان کا عزم و حوصلہ ایمان کو نئی طاقت اور نئی لذت دیتا تھا۔ وہ برملا کہتے رہے کہ ہمارے باقی بیٹے بھی خدا کی راہ میں حاضر ہیں۔ وہ بھائی جن کے جوان بازو رخصت ہو گئے وہ تیار بیٹھے ہیں کہ اگر پھر بھی کبھی موقعہ ملا تو ہم اپنے بھائیوں سے ملنے میں کوتاہی نہ دکھائیں گے۔ کیا شان ہے کیا بلند مرتبہ ہے ان فدائی احمدیوں کا۔

اے آسمان روحانیت کے روشن ستارو! تم پر سلام۔ تم نے دین کی آبرو اپنا خون دے کر بچا لی۔ تم ابدی جنتوں کے وارث قرار پا گئے۔ تم نے مولا کی رضا پالی۔ خدا کی محبت کا بلند مرتبہ حاصل کر لیا۔ تمہارے بعد کتنے ہی احمدی ہیں جو اس مقام کو پانے کی آرزو دل میں رکھتے ہیں اور اس دن کے منتظر ہیں جب انہیں اپنے مولا کی طرف سے آواز آئے اور وہ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے اپنے سر اپنی ہتھیلیوں پر رکھے لبیک لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جائیں۔

اس جماعت کو کون ختم کر سکتا ہے جس کی جڑوں کی راہ خدا کے شہیدوں نے اپنے خون سے آبیاری کی ہو۔ جن کو خدا کے فرشتے بھی رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ جو حضرت مصلح موعودؓ کی اس دعا کی قبولیت کا زندہ نشان ہیں کہ۔

جن پہ پڑیں فرشتوں کی بھی رشک سے نگاہیں
اے میرے مولا ایسے انسان مجھ کو دے دے

خدا تعالیٰ ان عاشقان دین پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ بے حد و حساب فضلوں سے ان کے گھر بھر دے۔ ان کی اولادوں کو سچا، پکا احمدی بنا دے۔ ان کی بیواؤں اور دل گرفتہ ماؤں کے زخموں پر اپنی تسکین کا مرہم لگا دے۔ ان شہیدوں کے درجات بلند کرے اور قیامت کے دن تک ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

بشکریہ الفضل لندن

مسائل عید اضحی

(فضل حق خان مبلغ سلسله مرکره "کرناٹک")

دنیا کو اسلام کا ممنون ہونا چاہئے کہ اس نے مسئلہ قربانی میں افراط و تفریط چھوڑ کر ایک وسطی راہ بتائی۔ حضرت ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ کے ہزار ہا سلام اور لاکھوں رحمتیں کہ آپ یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں مسلمانوں کے مانے ہوئے پیشوا ہیں۔ آپؑ نے انسانی قربانی کی رسم کو اٹھا کر دنبہ یا اس قسم کے حلال جانوروں کی قربانی قائم کی۔ آپؑ نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ جیسا کہ فرمایا:- اِنِّی اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ (الصّٰفّٰت:۱۰۳)

آپ نے حکم الٰہی کے ماتحت اس بیٹے کی بجائے ایک دنبہ ذبح کیا جیسا کہ فرمایا:

وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ۔ (الصّٰفّٰت:۱۰۸)

اور اس طرح قربانی کی اصل کو واضح کر دیا۔ اور پھر یہ نیک رسم پیچھے آنے والوں میں جاری کر دی۔ جیسا کہ فرمایا وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ (الصّٰفّٰت:۱۰۹) اسلام نے قربانی کے مسائل کو کھول کر بتایا۔ ایک طرف ان لوگوں پر اتمام حجت کی جو اپنے دیوی دیوتاؤں اور بتوں کے نام پر قربانیاں کرتے تھے۔ کہ دیکھو ہم ان کے نام کی قربانیاں نہیں کرتے مگر وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ہماری قربانیاں تو محض اللہ کے نام کی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا: ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین تم بھی جو قربانی کرو اللہ کے نام پر کرو۔ دوسری طرف جو خدا کے نام پر قربانی کرتے تھے ان کو سمجھایا کہ خدا کو گوشت یا خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج:۳۸)

پس خدا کے نام پر جیسے اپنے متاع کی قربانی کرتے ہو۔ ایسے ہی اپنے قبضے کے جانور ذبح کر کے خود کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ جیسا کہ فرمایا:

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ کَذٰلِکَ سَخَّرْنٰهَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (الحج:۳۷)

پھر اس سے آگے جہاد کا ذکر ہے۔ جس میں امن قائم کرنے کیلئے اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربانی کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔

قربانی سنّت ہے یا واجب

یہ اصطلاحیں بعد میں وضع ہوئی ہیں اس لئے ان جھگڑوں میں پڑنا ٹھیک نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ فرمایا رسول کریم صلعم نے مَنْ کَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ یضحِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا (بلوغ المرام) جو باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلّے کے پاس نہ پھٹکے۔ اس سے استدلال کرتے ہیں۔ قربانی واجب ہے۔ لیکن دوسرا فریق یہ متفق علیہ حدیث پیش کرتا ہے جس کے راوی براء ہیں کہ فرمایا رسول کریمؐ نے مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نسکهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ المسلمین۔ (مشکوٰۃ باب العیدین) جس نے عید کی نماز پڑھ کر قربانی کی۔ اس کی قربانی پوری ہوئی۔ اور وہ مسلمانوں کی سنت پر چلا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اصحاب رسول اللہ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ مَاهٰذِهِ الْاَضَاحِیَ یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپؐ نے جواب ارشاد فرمایا سُنَّةُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ علیه السلام کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ ان احادیث سے واضح ہے کہ قربانی ایک امر مسنون ہے۔ حضرت ابن عمر نے ایک شخص کے پوچھنے پر جواب دیا کہ قربانی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے دو بار اس نے پوچھا اور دو بار ابن عمر نے یہی جواب دیا۔ (ترمذی)

قربانی کا التزام اور فضیلت

ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مدینہ میں دس سال زندہ رہے۔ اور آپؐ قربانی فرماتے تھے۔ (مشکوٰۃ) اور زید بن ارقم کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ اور بِکُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ (ابن ماجہ) کہ ہر بال کے بدلے بلکہ پشم کے بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی الله علیه وسلم مَا عَمِلَ ابْنِ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَیَاتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا اَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْمُوْ بِهَا نَفْسًا (ترمذی) یعنی رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل نحر کے دن قربانی کرنا ہے۔ وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینکڑوں بالوں اور کھروں کے ساتھ حاضر ہوگی اور قربانی خون گرنے سے پہلے جناب الٰہی میں قبول ہوتا ہے۔ پس خوشدلی سے قربانی دو۔

قربانی کس پر واجب ہے

ہر مسلمان پر جو اس کی طاقت رکھتا ہے۔

ہر ایک گھر کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ ایک حدیث مخنف بن سلیم روایت کرتے ہیں۔ ہم رسول اللہؐ کے حضور عرفات میں تھے۔ تو میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَهْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَةً اے لوگو ہر گھر پر ایک سال میں ایک قربانی ہے۔

قربانی دوسروں کی طرف سے بھی کی جا سکتی ہے اپنی عورتوں کی طرف سے۔ بچوں کی طرف سے۔ مسافروں کی طرف سے ایک حدیث ہے۔ جس کی راویہ حضرت عائشہ صدیقہ ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک سینگ والے دنبے کے لانے کا ارشاد فرمایا جس کے پاؤں سینہ پیٹ آنکھیں سیاہ تھیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ چھری لانا اور اسے پتھر پر تیز کرلے۔ چنانچہ میں نے تیز کی۔ پھر آپؐ نے دنبے کو لٹایا۔ اور اس کو ذبح کیا یہ کہتے ہوئے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ) اللہ کے نام سے اے اللہ قبول کر محمدؐ سے اور آلِ محمدؐ سے اور امت محمدؐ سے اسی طرح بخاری شریف میں ہے۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں جب عائشہ کے پاس آئے۔ تو دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ فرمایا کیا حیض آگیا۔ عرض کیا ہاں فرمایا یہ تو وہ بات ہے جو آدم کی تمام لڑکیوں کے واسطے مقدر ہے۔ پس سوائے طواف بیت کے اور حاجیوں کی طرح تمام عبادات بجالاؤ۔ پھر جب ہم منیٰ میں گئے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کیسا ہے۔ تو لوگوں نے کہا رسول اللہ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسروں کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے۔ دوم یہ کہ مسافر کو بھی قربانی دینی چاہئے۔

حنش سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا وہ دنبے ذبح کرتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے فرمایا رسول اللہؐ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں آپؐ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں۔ اس سے ثابت ہے کہ متوفی کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے۔

آج کل مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو قربانی کی فلاسفی اور اس کی حکمت سے جاہل محض ہیں وہ کہتے ہیں قربانی کی قیمت کسی فنڈ میں دے دینی چاہئے۔ یہ شریعت کی ترمیم ہے۔ اور ایسا ہرگز جائز نہیں۔

قربانی ذبح کرنا اور دُعا پڑھنا

سب سے بہتر یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھوں سے کرے۔ بخاری شریف میں انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ابلق دنبوں کی قربانی کی۔ پس میں نے آپ کو اپنا قدم ان دونوں کے پہلوؤں پر رکھے ہوئے دیکھا۔ (یہ طریق ذبح ہے) آپ نے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ذبح سے پہلے یہ دُعا پڑھی۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اس کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔ اگر کوئی عورت ذبح کردے تو بھی جائز ہے۔ جیسا کہ بخاری میں ہے۔ وامر ابو موسیٰ بناته ان یضحین بایدیهن۔ کہ ابو موسیٰ نے اپنی لڑکیوں کو کہا کہ اپنے ہاتھوں سے ذبح کریں اور رسول اللہؐ کے بارے میں ہے۔ ضحّی عن نسائهٖ بالبقر۔

قربانی کے جانور کی عمر

اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، بھیڑ کی قربانی مسنون ہے۔ حدیث میں ہے۔ قال رسول الله صلعم لَاتَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّانِ۔ (رواہ مسلم) فرمایا رسول اللہؐ نے نہ ذبح کرو مگر مسنّہ اگر نہ ملے تو پھر دنبہ کا جذعہ یہ بات مُسَنَّمْ ہے کہ اونٹ پانچ سال کا چھٹے سال میں قدم رکھ کر مسنّہ ہوتا ہے۔ "ہدایہ" میں بھی یہی ہے لیکن بکری اور بھیڑ کے بارے میں اختلاف ہے حنفی کہتے ہیں ایک سال کا مسنّہ ہو جاتا ہے۔ اور اہلحدیث کے نزدیک ثنی کہتے ہیں ثنی کو اور قاموس میں ہے کہ

بکری گائے جب تیسرے برس میں قدم رکھتے ہیں تو انہیں ثنی کہتے ہیں۔

قربانی کے شرکاء

گائے اور اونٹ میں سات مسلمان شریک ہو سکتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ وعن جابرٍ ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اَلْبَقَرَةُ عن سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عن سَبْعَةٍ (رواہ مسلم) یعنی حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ گائے سات کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اونٹ۔ (دیکھو مشکوٰۃ)

جانور کیسا ہو

بیمار نہ ہو، دبلا نہ ہو۔ بے آنکھ نہ ہو۔ کان چرا ہوا نہ ہو۔ لنگڑا نہ ہو۔ عیب دار نہ ہو۔ اس کی تفصیل احادیث سے اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ:

☆- البراء بن عازب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم کس قسم کے جانوروں کی قربانی میں اجتناب کریں تو آپؐ نے فرمایا ایک لنگڑی، جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ دوم کانی جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ سوم مریضہ جس کا مرض ظاہر ہو۔ چہارم دبلی جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

آداب قربانی

مسلم میں ایک حدیث ہے مَنْ رَأی هِلَالَ ذی الحَجَّةِ وَاَرادَ اَن یضحیٍّ فَلَا یَاخُذْمِن شَعْرِہ وَلَا مِن اظفارِہ۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جو حج کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے تو اپنے بال اور ناخن نہ کٹائے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ عید گاہ میں ذبح فرماتے تھے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ کَانَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَذبَحُ وَیَنحرُ بِالمُصلیٰ (رواہ البخاری)

نماز عید کے بعد ذبح کرے۔ اگر کسی نے پہلے کر دیا ہو تو وہ قربانی نہیں۔ اسلئے پھر کرے۔ بخاری میں براء سے حدیث ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا فرماتے تھے۔ اس روز سب سے اوّل ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر قربانیاں کرتے ہیں۔ پس جس نے ایسا کیا۔ وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا۔ وہ تو گوشت ہے۔ جو اس نے اپنے اہل و عیال کیلئے مہیا کر لیا۔ قربانی نہیں۔

ایام قربانی

یوم الاضحیٰ اور اس کے بعد دو دن تک قربانی کی جاسکتی ہے۔ بعض علماء نے تین دن بعد یعنی تیرہویں تاریخ تک فتویٰ دیا ہے۔ تیرہ تاریخ کے فتویٰ پر صاحب بحر نے لکھا ہے۔ لم یعمل بہٖ احدٌ من الصحابۃ (کسی صحابی نے اس پر عمل نہیں کیا) بہر حال تعامل میں کچھ فرق ضرور ہے۔ جس سے مومن بوقت ضرورت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

عن نافع ان ابن عمر قال الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ وَقَالَ بَلَغَنِیْ عن عَلِّی ابن ابی طالب مِثْلَہٗ۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے (جو بڑے متبع سنت نبوی تھے) فرمایا کہ قربانی عید کے بعد دو دن تک ہے اور علی ابن طالبؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

تقسیم قربانی

قربانی نام ہے ’’ہراقۃ دم‘‘ (خون بہانے) کا نہ کہ گوشت کے صدقہ کرنے کا۔ جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ماعمل ابن اٰدم من عمل یوم النحر احبّ الی اللہ من اھراق الدم (مشکوٰۃ) پس جس نے حسب شرائط متذکرہ بالا جانور ذبح کیا۔ اس کی قربانی ہو گئی۔ اب اگر گوشت خود کھائے۔ کسی کو نہ دے اسی طرح کھال سے خود نفع اُٹھائے۔ تو قربانی میں کوئی فتور نہیں پڑتا۔ لیکن کریم النفس شرفاء کا طریق ہے کہ وہ خود کھاتے ہیں دوسروں کو کھلاتے ہیں۔ خویش و اقارب کو پہنچاتے ہیں اور مسکینوں محتاجوں کو بھی دیتے دلاتے ہیں۔ اسلئے عام طور سے یہ قاعدہ ہے کہ تین حصے کر لیتے ہیں۔ لیکن اسے ضروری سمجھنا اور جو ایسا نہ کرے، اسے متہم کرنا غلطی

☆- بخاری کتاب الاضاحی میں حدیث ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ فرمایا نبی کریمؐ نے کُلُوا وَاطْعِمُوا وَادخِرُوْ۔ کھاؤ کھلاؤ اور ذخیرہ کرو یعنی گوشت سکھالو۔ اور ایک حدیث میں ہے کُلُوا وَادخرُوا وَتصدِّقوا کہ کھاؤ ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔ قرآن مجید میں ہے فَاذَا وَجَبَتْ جُنُوبُھَا فَکُلُوا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعتَرَّ (الحج: ۳۷)

جس وقت قربانی کے پہلو زمین پر لگ جائیں۔ تو اس سے خود کھاؤ۔ اور قناعت کرنے والے اور سائل فقیر کو کھلاؤ۔

☆- قربانی کا گوشت بیچنا ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے۔

فَکُلُوا مَاشِئتُمْ وَلَا تَبیعوا لحمَ الْھَدِی وَالْاَضاحِی وَکُلُوا وَتصدقوا وَاِسْتَمْتِعُوا بِجُلُودِھا وَلَا تَبِیْعُوھا (رواہ احمد) اور کھاؤ جتنا چاہو۔ اور صدقہ کرو۔ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر بیچو مت۔ بیچنا بقصد تمول ناجائز ہے۔

☆- کھال وغیرہ اتارنے گوشت صاف کرنے کی مزدوری الگ دینی چاہئے۔ جیسا کہ ایک حدیث جو حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ مجھے نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں آپؐ کی طرف سے قربانیاں کر کے ان کا گوشت اور چڑے مسکینوں پر تقسیم کردوں۔ اور کھال اتروانے کی مزدوری اس میں سے نہ دوں (بلوغ المرام)

تکبیرات تشریق

قرآن مجید میں ہے وَیَذکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِی اَیَّامٍ مَعْلُومَاتٍ۔ یعنی اور اللہ کا نام لیں مقرر دنوں میں۔

حاکم نے اس روایت کی تخریج کی۔ اور اسے صحیح کہا کہ رسول کریمؐ بسم اللہ جہراً فرماتے فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے اور حج کے دن کی صبح سے لے کر آخری یوم تشریق کی عصر کی نماز تک تکبیر کہتے۔ حدیۃ المھدٰۃ میں بروایت،

جابرؓ مرفوعاً روایت ہے کہ فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد درمیانی آواز سے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد پڑھنا چاہئے۔

☆- عید والے دن یہ امور مسنون ہیں:

۱- غسل کرنا ۲- مسواک کرنا ۳- عمدہ کپڑا پہننا ۴- خوشبو لگانا ۶- سویرے اُٹھنا ۷- عید گاہ میں جلد جانا ۸- قربانی بعد از نماز عید کرنا ۹- نماز باہر پڑھنا ۱۰- جس راہ سے جائیں دوسری راہ سے آویں ۱۱- تکبیر کہتے آنا جانا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔

☆- حدیث میں ہے کہ:

عن بریدۃ قال کان النبی لَا یخرج یومَ الفِطر حتّی یطعم ولا یطعَمُ یَومَ الاضحی حتّی یُصَلّی صحح ابن حبّان (بلوغ المرام) نبی کریمؐ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نکلتے تھے اور اضحیٰ کے دن نماز پڑھ کر کھاتے۔

ایک حدیث میں حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ یَوْم الْعِیْدِ خَالَفَ الطریق (اخرج البخاری)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن جس راستے جاتے۔ اس سے دوسرے راستے آتے۔ اور راہ میں تکبیر پڑھتے۔ ابن عمر روایت کرتے ہیں۔

اَنَّ رَسُولَ اللہ صلی علیہ وسلم کَان یکبّر فی الفِطر من حینَ یخرج من بیتہ حتّی یاتی المصلّٰی (دارقطنی) رسول کریمؐ تکبیر کہتے جاتے گھر سے نکلنے کے وقت سے عید گاہ تک۔

چوتھی حدیث: عَن اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا۔ ان نخرج العَواتِقَ وَالحیضَ فِی الْعِیْدَیْن یَشْھَدْنِ الخَیرَ وَدَعْوَۃ المسلمین وَیَعْتَزِل الحیّض المُصَلّٰی (متفق علیہ)

یعنی ہمیں حکم دیا گیا کہ کنواریاں اور بیاہیاں عید میں حاضر ہوں۔ وہاں نماز۔ وعظ اور دُعا سے حصہ لیں اور حیض والیاں مصلیٰ سے الگ رہیں۔

طریق نماز

عید کی نماز کا وقت دن چڑھنے سے زوال تک ہے۔ بلوغ المرام میں حدیث ہے کہ ’’ایک قافلہ نبی کریمؐ کے حضور آیا۔ اور انہوں نے گواہی دی۔ کہ ہم نے چاند دیکھا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ روزہ افطار کر دیں۔ اور کل عید گاہ میں نماز پڑھیں۔ چونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ زوال کے بعد آئے تھے۔ اسلئے معلوم ہوا کہ عید کا وقت اس سے پہلے پہلے تک ہے۔

عید الاضحیٰ کی نماز عید الفطر سے جلد پڑھنی چاہئے چنانچہ ابوالحویرث روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے عمرو بن حزم کو لکھا۔ اور وہ نجران میں تھا۔ کہ عَجِّلَ الاَضحی وَاَخِّرِ الْفِطْرِ وَذَکِّرِ النَّاسَ (رواہ الشافی مشکوٰۃ) یعنی اضحیٰ کی نماز جلد پڑھ اور فطر کی ذرا اس سے تاخیر کے ساتھ اور لوگوں کو وعظ کر۔

☆- سب سے اوّل نماز پڑھنی چاہئے۔

کَانَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یَومَ الْفِطْرِ وَالْاَضحٰی الیٰ المصلّی وَاَوَّل شَی یبْدء بہ الصّلوٰۃ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیقُوْم مَقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ عَلیٰ صُفُوْفِھِم فَیَعظُھُمْ وَیَامُرُھُمْ (متفق علیہ)

یعنی نبی اکرمؐ عید فطر و عید اضحیٰ کے دن عید گاہ میں نکلتے تو سب سے پہلے جو بات کرتے وہ نماز تھی۔ پھر لوٹ کر لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے، اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ پس آپ ان کو وعظ فرماتے۔ اور ان کو حکم فرماتے۔ (دیکھو بلوغ المرام)

اور امام کو چاہئے کہ عورتوں میں بھی وعظ کرے بخاری اور مسلم دونوں میں یہ حدیث ہے کہ

’’بعد از نماز و خطبہ حضرت نبی کریمؐ عورتوں میں آئے اور ان کو وعظ کیا۔ اور نصیحت کی اور صدقہ کی تحریک فرمائی۔

اذان و اقامۃ اس نماز میں نہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی العید بلا اذان وَلا اَقَامَۃِ (بلوغ المرام) یعنی نبی کریمؐ نے عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھائی۔

دو رکعت نماز ہے اور اس سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

عن ابن عباس اَنَّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یَومَ العید رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھُمَا وَلَا بَعْدَ ھُمَا۔ (بلوغ المرام) یعنی نبی کریمؐ نے دو رکعتیں عید کے دن پڑھیں۔ نہ اس سے پہلے کچھ پڑھا نہ بعد میں۔

تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ ثناء پڑھ کر سات تکبیریں اور کہے۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں کے برابر لے جاکر کھلے چھوڑ دے۔ اور ساتویں پر باندھ لے پھر قرأت پڑھے اور دوسری رکعت میں قبل از قرأت سوائے اس تکبیر کے جو سجدے سے اُٹھتے وقت کہی جاتی ہے۔ پانچ تکبیریں کہے اور پانچویں تکبیر پر ہاتھ باندھ لے۔

ایک حدیث بلوغ المرام میں درج ہے کہ التکْبِیْرُ فِی الفِطرِ سَبْعٌ فِی الْاُوْلیٰ

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

بزدلانہ پسپائی

پاکستانی کمیشن برائے انسانی حقوق کی پریس ریلیز

ذیل میں رسالہ ''جہد حق'' لاہور جون ۲۰۰۰ء کی ایک حقیقت افروز رپورٹ قارئین کی ضیافت طبع کیلئے پیش ہے۔ اخبار پاکستانی کمیشن برائے انسانی حقوق کی ایک رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میدان جنگ سے اس طرح بزدلانہ پسپائی اختیار کرنے والے کمانڈر بہت کم ہونگے جس طرح ہمارے چیف ایگزیکٹو نے ایک چھوٹی سے پیش قدمی کے بعد اختیار کی، جس کا مقصد صرف انسداد توہین رسالت کے قانون کے غلط استعمال کی روک تھام تھا۔ تجویز صرف یہ تھی کہ توہین رسالت کی شکایات پر مقدمے کے اندراج سے پہلے ذرا اعلیٰ سطح پر ان کا جائزہ لے لیا جائے۔ مگر قدامت پرست علماء کرام قانون کے غلط استعمال کی روک تھام میں اتنی دلچسپی نہیں رکھتے جتنی دلچسپی انہیں اس قانون کے آسانی سے استعمال ہونے کے باعث حاصل ہونے والی طاقت سے ہے۔ لہذا وہ ایک بے رحم اور سنگدل اپوزیشن کی صورت میں اس تجویز کے خلاف اکٹھے ہوگئے۔ حکومت جو بظاہر بڑے بڑے مسائل حل کرنے کے ارادے رکھتی ہے پریشانی کا شکار ہوگئی۔ پہلے اس نے روزانہ معذرتیں پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور آخر بلند ترین سطح سے بڑی پستی کے ساتھ پوری طرح ہتھیار ڈالنے کا اعلان کر دیا۔

اس معاملے کے تین پہلوؤں کی نشاندہی ضروری ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ چیف ایگزیکٹو نے دعویٰ کیا کہ وہ ایک عوامی مطالبے کی تکمیل کے لئے ایسا کر رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان کے پاس عوام کی مرضی اور خواہش کو جاننے کا ذریعہ کیا ہے؟ کیا اس حکومت کے نزدیک ملی یک جہتی کونسل کے ارکان عوام کی رائے جاننے کا پیمانہ ہیں؟

دوم یہ کہ اگر اس حکومت کو ایک نان ایشو پر اس طرح ہراساں کیا جا سکتا ہے تو اس کے پیش نظر عظیم تر مقاصد کے بارے میں کسی نتیجہ خیز پیشقدمی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ جن مقاصد کی بنیاد پر اس نے سپریم کورٹ تک ایسی زبردست توثیق حاصل کی ہے کیا یہ حکومت اپنے ارادوں کے نفاذ کا مظاہرہ صرف ان لوگوں کی حد تک کرے گی جو اپنی کمزور آواز بلند نہیں کر سکتے۔ اور جب اسے مذہبی طبقے جیسی قوت رکھنے والوں کا سامنا ہو تو مکمل طور پر ہتھیار پھینک دے گی؟

سوم یہ کہ انسانی حقوق اور انسانی شرف اور عزت کے ساتھ حکومت کی وابستگی کے دعوں کا کھوکھلا پن ظاہر ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگا۔ لوگوں کا وہ ہجوم جو اس موضوع پر سرکاری میلے میں جمع ہوا تھا اسے اب عقل و ہوش کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

اب اس بات کا خطرہ واضح نظر آ رہا ہے کہ مذہبی کہلانے والی یہ پارٹیاں اپنی اس کامیابی کے زعم میں کوشش کریں گی کہ ان کی پیشقدمی جاری رہے۔ ان کے پاس مطالبات کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ان سب کا مقصد اپنے محدود ایجنڈے پر پیشقدمی کرتے ہوئے معاشرے کو مزید پستی کی طرف لے جانا ہے۔ ان کے شگون پہلے بھی اچھے نہیں تھے اور اب تو کچھ زیادہ ہی بھیانک دکھائی دے رہے ہیں۔

(HRCP پریس ریلز ۱۷/مئی ۲۰۰۰ء)

یہ عہد ستم ، سلسلۂ دار کہاں تک
رستے میں اندھیرے کی یہ دیوار کب تک
اے صبح میرے دیس میں تو آ کے رہے گی
روکیں گے تجھے شب کے طرفدار کب تک

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں

جماعت اسلامی اور سپاہ صحابہ میں تصادم لاؤڈ سپیکر پر گالی گلوچ

۱۹ویں سالانہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس، مسلم کالونی ربوہ میں ۱۲/۔۱۳/اکتوبر ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوئی۔ مورخہ ۱۲/اکتوبر کی رات دس بجے جب کہ کانفرنس میں تقاریر جاری تھیں تو امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی آمد اور ان کی تقریر کا اعلان سٹیج سے کیا گیا۔ اس اعلان کے دوران حاضرین دو حصوں میں بٹ گئے۔ جماعت اسلامی کے کارکن اور سپاہ صحابہ کے کارکنان الگ الگ بیٹھے تھے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی طرف سے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کو گالیاں دی جانے لگیں اور شور برپا ہو گیا کہ قاضی حسین کو سٹیج سے اتارو۔ باہمی گالی گلوچ سے بات بڑھی اور بات مار کٹائی تک پہنچی۔ ایک دوسرے پر ڈنڈوں اور مکّوں سے وار شروع ہوگئے۔ یاد رہے کہ اس دوران سٹیج کے لاؤڈ سپیکر بند نہیں تھے۔ یوں گالی گلوچ کو پنڈال کے اندر موجود اور باہر کے لوگوں نے بھی سنا۔ لاؤڈ سپیکر پر یہ آوازیں بھی تھیں کہ ہماری گالیاں اور جھگڑے کو قادیانی سن رہے ہیں۔ لڑائی بند کروانے کی اپیلیں سٹیج سے کی جانے لگیں۔ کچھ دیر کے بعد مائیک بند کر دیا گیا اور پھر لڑائی پر قابو پا لیا گیا۔

''تحفظ ناموس رسالت'' کے لئے اکٹھے ہونے والے یہ ''پروانے'' اپنی دوسری جماعت کے پروانوں اور لیڈر کو برداشت نہیں کر سکے۔ اس بات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ سب اپنے اپنے مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں، ان کے دل جدا جدا ہیں اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے پاک نمونہ سے ان کا کوئی بھی تعلق نہیں۔

اس واقعہ پر کانفرنس کی انتظامیہ کی طرف سے صحافی برادری کو درخواست کی گئی کہ ملکی اخبارات میں اس لڑائی جھگڑے کی رپورٹنگ نہ کی جائے۔ چنانچہ وہی رپورٹنگ کی گئی جو کہ کانفرنس کی انتظامیہ نے تیار کر رکھی تھی۔ لیکن اس کے باوجود یہ بات ریکارڈ میں محفوظ رہنی تھی اس لئے ملکی پریس میں اس کا ریکارڈ محفوظ ہو گیا۔ روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں فیصل آباد کے نمائندہ خصوصی سے مولانا مجاہد الحسینی کا حسب ذیل بیان شائع ہوا ہے: **تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں قاضی حسین احمد کے خلاف ہنگامہ آرائی افسوسناک تھی** (مولانا مجاہدالحسینی)

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی): مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بانی رکن اور سیکرٹری اطلاعات مولانا مجاہد الحسینی نے چنیوٹ (ربوہ) کی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کے خلاف ہنگامہ آرائی کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہر انسان کا احترام اسلامی اخلاق کی بنیادی بات ہے جبکہ قاضی حسین احمد تو ایک معروف جماعت کے سربراہ ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف ایک انتہائی محترم دینی تنظیم مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس کے موقع پر ہنگامہ آرائی مجلس کی انتظامیہ کی کوتاہی کا شاخسانہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ بہر حال یہ ایک افسوسناک بات تھی''۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۰ء)

روزنامہ نوائے وقت میں ''مکتوب چناب نگر'' میں نامہ نگار لطیف غزنوی نے مذکورہ بالا کانفرنس کی روداد لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

''اجلاس اس وقت ہنگامہ آرائی اور افراتفری کا شکار ہو گیا جب قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان خطاب کے لئے آئے۔ سپاہ صحابہ پاکستان کے چند جوشیلے نوجوانوں نے انہیں مدعو کئے جانے پر زبردست احتجاج کرتے ہوئے سٹیج پر قبضہ جما کر قاضی حسین احمد مخالف نعرے بازی شروع کر دی اور ان کا خطاب سننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ موقع کی نزاکت کے پیش نظر موصوف واک آؤٹ کر گئے۔ اس دوران انتظامیہ کانفرنس نے تدبر اور فراست کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے بلوائیوں کو کنٹرول کر لیا اور امیر جماعت اسلامی کو منا کر دوبارہ سٹیج پر لے آئی۔

یہ بات خاص طور پر قابل مذمت ہے کہ جونہی سپاہ صحابہ کے صدر مولانا اعظم طارق تقریر کے لئے پنڈال میں داخل ہوئے تو وہاں پر موجود جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی اسی طرح ہنگامہ آرائی اور بدنظمی کا مظاہرہ کیا جس طرح قاضی حسین احمد کے خطاب سے قبل رونما ہوا''۔

(محمد محمود طاہر) (روزنامہ نوائے وقت ۲۰/اکتوبر ۲۰۰۰ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34 A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

ناویدا ضلع میوربھنج (اڑیسہ) میں ایک تبلیغی جلسہ

مورخہ 22/1/2001 کو ٹھیک ۴ بجے بمقام ناویدا مکرم مبارک احمد شاہ سیکرٹری تبلیغ کی زیر صدارت اس تبلیغی جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر عزیز جمال الدین صاحب بھدرک کی اور دوسری تقریر مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید کیرنگ کی ہوئی مولوی صاحب موصوف نے ظہور امام مہدی کے تعلق سے گیتا، وید اور قرآن کے حوالوں سے مدلل تقریر کی۔ ہندو دوستوں نے اس تقریر کو سُنا اور آئندہ کے لئے اس طرح کے جلسے کرنے کی خواہش کی۔ اس کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی خاکسار نے ظہور امام مہدی کی علامات و پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے بارے میں بتایا۔ آخر میں مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے اسلام اور ہندو مذہب کی تعلیمات پر روشنی ڈالی جلسہ میں غیر احمدی اور احمدی ہندو دوست تقریباً ۳۰۰ کے قریب حاضر تھے۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ 5.1.2001 بروز جمعہ بمقام سی ایم ڈی اے ہال باوا سٹریٹ کلکتہ میں مکرم مولوی نسیم احمد طاہر مبلغ انچارج کلکتہ نے محترم نوشین شفیق بنت مکرم محمد شفیق صاحب سہگل مرحوم کلکتہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترم یوسف پرویز صاحب ابن مکرم شہزادہ پرویز صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اسی روز رخصتی کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ مورخہ 6.1.2001 کو مکرم شہزادہ پرویز صاحب امیر جماعت کلکتہ نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت کلکتہ کے جملہ افراد کو مدعو کیا گیا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت اور رحمت بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر 100۔

(معشوق عالم نمائندہ بدر کلکتہ)

مورخہ 4.1.2001 بمقام کرسٹل گارڈن فنکشن ہال حیدرآباد میں محترم مولوی محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے محترم سیٹھ محمد بشیر صاحب ملے پلی حیدرآباد کی لڑکی عزیزہ وحیدہ آفرین سلمھا کا نکاح ہمراہ عزیزم ایم اے بشیر صاحب ابن مکرم ایم اے محمد صاحب آف کالیکٹ (کیرلہ) مبلغ -/200000 روپے حق مہر پر پڑھا جس میں کثیر تعداد میں احمدی و غیر احمدی احباب نے شرکت کی اور بالخصوص ہوم منسٹر آندھرا پردیش بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ قارئین بدر سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے باعث برکت بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر -/300 (سید طفیل احمد شاہباز مبلغ سلسلہ)

عزیزہ منصورہ الہ دین صاحبہ بنت مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح مکرم زاہد کریم صاحب ابن مکرم سید عبدالکریم صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 9/2/2001 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اِس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت -/100) (مینجر)

ضروری اعلان

خریداران بدر کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ مالی سال قریب الاختتام ہے خریداران سے اپنے ذمہ بقایا جات نیز سال رواں کے چندہ اور اعانت بدر کی طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔ احباب اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ Manager Weekly Badr کے نام ارسال کر سکتے ہیں۔ جہاں نمائندگان بدر کی سہولت موجود ہے وہاں نمائندہ بدر کو یہ رقم ادا کی جا سکتی ہے۔

احباب اپنا خریداری نمبر ساتھ ضرور تحریر کریں (مینجر ہفت روزہ بدر)

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794, 27-0471

بقیہ صفحہ: (1)

بقیہ صفحہ: (1)

''میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہے وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیال کرنے لگ جاتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اول ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے۔ اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔''

''میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے'' حضور پرنور نے فرمایا اگر بدظنی کو رواج دیا جائے تو سارا معاشرہ پھٹ جاتا ہے۔ فرمایا ایک جماعت ہونے کے لئے۔ ایک مٹھی کی طرح ایک ہو جانے کے لئے ضروری ہے کہ بدظنی سے کلیتًا پرہیز کریں۔ پھر حضور پُرنور نے بقیہ اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''صدیقوں کا کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت پر اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے.... خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات۔ بدظنی ایمان کے درخت کو نشو و نما نہیں ہونے دیتی ایمان کا درخت تو یقین سے بڑھتا ہے اور بدظنی اور یقین میں بہت فرق ہے''۔ ☆☆☆

ولادت

مکرم ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ نیپال کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11/1/2001 بروز جمعرات بچی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم ابراہیم خان صاحب مرحوم سورو اُڑیسہ کی پوتی اور مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم بھدرک اُڑیسہ کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''خاضیہ ایوب'' تجویز فرمایا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اس کی صحت و تندرستی درازی عمر، نیک صالحہ خادمہ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت -/100) (مظفر احمد خان مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

بقیہ صفحہ: (8)

وَخَمسٌ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْقِرَاۃُ بَعْدَ ھُمَا کِلْتَیْھِمَا۔ (اخرجہ ابوداؤد نقل الترمذی عن البخاری

کہ تکبیریں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں۔ اور قرأت ان دونوں کے بعد:

☆- اور قرأت جہراً پڑھنا چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ

نبی کریمؐ حضرت ابو بکرؓ نے عیدین استقا میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں۔ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ اور قرأت بآواز بلند پڑھی۔

اور ایک مسلم کی ہے حضرت عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن خطاب نے ابو واقد اللیثی سے پوچھا کہ رسول کریمؐ اضحیٰ اور فطر کو کیا پڑھتے تھے۔ تو انہوں نے کہا ق والقران المجید۔ اور اقتربت الساعۃ۔ نماز و خطبہ کے بعد ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت مسیح موعودؑ لوگوں کی تحریک سے دُعائے خیر فرما دیتے تھے۔

الغرض قربانی نام ہے ظاہری و باطنی اور جسمانی و روحانی ارتقا کا۔ قربانی نام ہے اللہ اور رسول کے اطاعت و فرمانبرداری کا۔ قربانی نام ہے قرب الٰہی کا۔ پس دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎2370509

دُعا کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9393

امریکہ میں احمدی مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات

محض خدائے رحیم و رحمان کے فضل و کرم سے ۲۰۰۰ء کے موسم گرما میں تمام ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے طول و عرض میں لجنات اور ناصرات نے تین اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ اس سال لجنہ نے اپنے لائحہ عمل کے لئے "Faith above all else" کا موضوع چنا جو "دین کو دنیا پر مقدم" رکھنے کا خوبصورت ترجمہ ہے۔ چنانچہ اجتماعات کے پروگراموں میں اسی موضوع کو مد نظر رکھا گیا۔ خواتین جوق در جوق لمبے فاصلے طے کر کے ان بابرکت اجتماعات میں شامل ہو کر حصول علم، باہمی محبت و دوستی بڑھانے اور ایک دوسرے سے قربانی کی روح کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تشریف لائیں۔ ان تینوں اجتماعات کے موقع پر نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ ڈاکٹر شہناز بٹ صاحبہ بنفس نفیس شامل ہوئیں۔ باقی فوائد کے علاوہ یہ مجالس اسلامی تعلیمات کی تجدید اور تقویت ایمان کا باعث بنیں۔ الحمد للہ۔

West Coast Region

اس ریجن میں اس ملینیم کے آخری اجتماع کی میزبانی کے فرائض شمالی کیلیفورنیا کی San Jose جماعت کی لجنہ نے ادا کئے۔ یہ تقریب ۲ تا ۳ ستمبر ۲۰۰۰ء کو بیت البصیر میں وقوع پذیر ہوئی۔ خدا کے فضل سے یہ اس ریجن کا نواں اجتماع تھا جس میں لجنہ اور ناصرات کی ۱۹۲ ممبرات شامل ہوئیں۔

Mid-West Region

اس ریجن نے لجنہ اور ناصرات کا اجتماع ۷ تا ۹ جولائی تین دن کے لئے بیت القدیر میں منعقد کیا۔ اس کی میزبانی کا شرف Milwaukee جماعت کی لجنہ کو حاصل ہوا۔ اس میں ۱۹۰ ممبرات لجنہ اور ۲۹ غیر از جماعت مہمان خواتین نے تینوں دن شمولیت کی۔

لجنہ کے پروگرام مختلف مقابلہ جات مثلاً تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر پر مشتمل تھے۔ تمام مقابلہ جات اردو اور انگریزی زبانوں میں مرتب کیے گئے تھے۔ اور تمام سننے والیوں کی دلچسپی کا باعث تھے۔ Penal Discussion، ورکشاپ اور کھیلیں بھی ان مقابلہ جات میں شامل تھیں۔ تمام حاضرات نے حصہ لیا اور لطف اٹھایا۔

East-Coast Region

میری لینڈ کی مسجد بیت الرحمٰن میں چار ریجنز پر مشتمل ایک ریجنل اجتماع ۱۸ تا ۲۰ اگست ۲۰۰۰ء کو منعقد کیا گیا۔ میری لینڈ کی لجنہ نے اس اجتماع کی میزبانی کے فرائض سنبھالے۔ ۱۹ مقامی جماعتوں کی ۵۰۰ لجنات اور ناصرات نے اس میں شمولیت کی اور اسے کامیاب بنایا۔

☆......☆......☆

کینیا (مشرقی افریقہ) میں نو مسلم عیسائیوں اور نو احمدی کی تربیتی کلاسز

تربیتی کلاس لجنہ

دوسری تربیتی کلاس برائے لجنہ بھی نیروبی ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی۔ اس میں خدا کے فضل سے ۳۵ لجنات نے شرکت کی۔

تربیتی کلاس۔ نیانزا زون

تیسری تربیتی کلاس نیانزا زون میں منعقد کی گئی۔ یہ کلاس کومبوا (Combewa) میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں ۱۲ نو مبایعین ۸ جماعتوں سے تشریف لائے۔ یہ کلاس دس دن کے لئے منعقد کی گئی۔

تربیتی کلاس مابیرا زون

چوتھی کلاس خدا کے فضل سے کوریا لینڈ (Kuria Land) منعقد کی گئی۔ یہاں ہمارا زونل ہیڈ کوارٹر مابیرا (Mabera) کا علاقہ ہے جہاں حال ہی میں مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر مکمل کی گئی ہے۔ اس کلاس میں ۱۳ نو مبایعین شامل ہوئے جو ۱۲ نئی قائم ہونے والی جماعتوں سے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس بھی نہایت کامیاب رہی۔ اس میں شامل ہونے والے تمام نمائندے قبل ازیں عیسائی تھے

تربیتی کلاس ایسٹرن زون

ایسٹرن زون میں اللہ کے فضل سے ۶ تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں۔

تربیتی کلاس مریاکانی ایریا

مریاکانی ایریا میں مکرم عبد اللہ حسین جمعہ صاحب مرکزی مبلغ ہیں۔ اس علاقہ میں کافی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ بیعتوں کے لحاظ سے یہ علاقہ کافی زرخیز ہے۔ اس علاقہ میں جلسہ لنڈن ۲۰۰۰ء کے بعد اللہ کے فضل سے ۸ تربیتی کلاسز منعقد ہوئی ہیں۔

☆☆☆☆

کراچی میں پانچ سُنی علماء اور دو شیعوں کا قتل

۲۸ جنوری کو شاہ فیصل کالونی کراچی میں پانچ سنی علماء جن کا تعلق سُنی جامعہ فاروقیہ سے تھا کا قتل کر دیا گیا ان میں مولانا عنایت اللہ، مولانا حمید الرحمٰن، مولانا رحمٰن اور مفتی محمد اقبال شامل تھے۔ اس واقعہ کے بعد کالونی میں جگہ جگہ جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ بستی پیر کالونی میں ایک نوجوان مارا گیا۔ کئی مکانوں اور دکانوں کو آگ لگادی گئی۔ ایک بھیڑ نے ایک پولیس تھانے پر حملہ کر دیا۔

روزنامہ جنگ کی رپورٹ کے مطابق اس واقعہ کے بعد شیعہ برادری کے ۶۶ لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

۵ فروری کو کراچی میں ہی ۲ شیعہ مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ ان مقتولین کے جنازہ کے جلوس پر چند اشخاص نے پتھر پھینکے اس پر سینکڑوں پولیس کارندوں اور نیم فوجی دستوں نے علاقہ کی گھیرا بندی کر لی اور تشدد روکنے کیلئے کئی مذہبی جماعتوں کے ورکروں کو حراست میں لے لیا ہے۔ ہر دو شیعہ مقتولین تحریک جعفریہ کے ورکر تھے۔ سمجھا جاتا ہے کہ ۲۸ جنوری کو پانچ سُنی علماء کے قتل کے جواب میں شیعوں کو قتل کیا گیا ہے۔ حالیہ برسوں میں مسلح سُنی اور شیعہ ملیٹنوں کے تصادموں میں سینکڑوں لوگ مارے جا چکے ہیں۔

ایسے آیا گجرات میں زلزلہ

سائنسدانوں کے مطابق کسی پریشر کوکر کی طرح زمین کے اندر ۱۸۰ سال سے بھی زیادہ اکٹھی ہوئی طاقت آخر کار ۲۶ جنوری کو ۴۵ لاکھ کلومیٹر کے دائرہ میں زلزلے کی شکل میں باہر نکل پڑی جس نے گجرات میں ہزاروں لوگوں کو موت کی نیند سلادیا اور لاکھوں کو بے گھر کر دیا۔ زمین نے اس پریشر کوکر کی پہلی سیٹی کی شکل میں ایک ماہ پہلے ہی خطرے کا الارم دے دیا تھا۔ چنانچہ ۲۶ دسمبر کو زلزلے کا ایک جھٹکا آیا تھا جسے ریکٹر پیمانے پر ۴.۲ ماپا گیا۔ مشہور سائنسدان ڈاکٹر جے جی نیگی کے مطابق زلزلہ کے بعد گجرات سرکار کو ایک نگران مرکز کا قیام کرنا چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ زلزلہ زمین کے ۲۰ کلومیٹر کے نیچے سے پیدا ہوا۔ جس پر قریباً پوری دنیا میں ریسرچ کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ سے متعلق جائزہ ٹیم کے مطابق ۲۶ جنوری کو آنے والا زلزلہ ریکٹر سکیل پر ۸ سے ۸.۱ ماپا گیا ہے۔

زلزلہ سے مرنے والے

ایک وقت تک حکومت گجرات میں زلزلہ سے مرنے والوں کی تعداد کا علان کرتی رہی لیکن بالآخر وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے اپنے دورہ کے دوران بتایا کہ اس زلزلہ میں مرنے والوں کی صحیح تعداد بتانا بہت مشکل ہے۔ اسے لاکھوں میں بھی کہا جا سکتا ہے۔ کئی گاؤں اور شہر تو صفحۂ زمین سے نابود ہو گئے ہیں۔

درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیز مبشر احمد کی شادی اسی سال اپریل میں ہونا طے پائی ہے۔ تمام امور کی بخیر و خوبی انجام دہی کے لئے نیز رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حافظہ خاتون جمشید پور، بہار)

بقیہ صفحہ: (12)

کبھی نہیں ہوئے تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سال رمضان کے موقع پر روزہ افطار کے دوران دونوں مسلک کے ماننے والے آپس میں مسلکی اختلاف پر اس طرح ٹکرائے کہ مسجد میں ہی خون خرابہ ہو گیا اور اس کے نتیجے میں مدرسہ اسلامیہ نوریہ کے مدرس محمد ہاشم اور محمد جہانگیر ہلاک ہوگئے۔ اتفاق سے یہ دونوں مہلوکین بریلوی مسلک کے ماننے والے تھے اس المناک واقعہ نے بھڑائن میں ان دونوں مسلک کے ماننے والوں کو آپس میں کٹر دشمن بنا دیا ہے اور دونوں طرف سے کارروائی اور جوابی کارروائی کی تیاری چل رہی ہے۔

دوسری طرف اس دہرے قتل کے معاملے میں نامزد دیوبندی مسلک کے مولوی قاسم اور ثنا کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے جس سے حالات اور بھی خراب ہوگئے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان نامزد ملزموں نے سیاسی پیروی کی بنیاد پر ایف آئی آر سے اپنا نام حذف کرا لیا ہے اور اپنی گرفتاری ٹالنے کے بعد اب انتقامی کارروائی کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اس سلسلے میں مدھے پور تھانہ کا رول انتہائی مشکوک ہے۔ اس نے شرپسندوں کو گرفتار کرکے معاملے کو دبانے کی بجائے ایک فریق کا ساتھ دیتے ہوئے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کیا ہے۔ پولیس کی اس جانب داری سے جہاں ایک فریق کے حوصلے بلند ہوئے ہیں وہیں دوسری فریق کا پولیس پر اعتماد کم ہوا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوا ہے اب اگر اس گروپ نے بدلہ لینے کیلئے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا جس کے امکانات نظر آرہے ہیں تو پھر مدھوبنی کو اعظم گڑھ بننے سے روکنا شاید ممکن نہ ہوگا۔ (راشٹریہ سہارا نئی دہلی ۲۶-۱۲-۲۰۰۰)

(۳)

فاتحہ پڑھنے پر تنازع، حالات قابو میں

شیخ پورہ ۳۰ دسمبر (سہارا خبر) حسین آباد میں حالات قابو میں ہیں۔ جائے حادثے پر پولیس تعینات ہے پولیس کپتان دی پرساد کے مطابق عید کے موقع پر آرریہ تھانے کے تحت حسین آباد میں کربلا کے قریب فاتحہ پڑھنے کے سوال پر دو فریقوں کے درمیان ہوئی گھنٹوں گولہ باری کے بعد ضلع انتظامیہ نے آئندہ ۵ جنوری ۲۰۰۱ تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ متنازعہ مقام کے قریب آدھے درجن مجسٹریٹ کی قیادت میں آدھا درجن پولیس افسران، سیکشن بی ایم پی اور ضلع پولس کے مسلحہ دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ غور طلب ہے کہ ۷ ماہ قبل اس گاؤں کے قبرستان کی گھیرابندی کے سلسلے میں دو فریقین کے درمیان تنازع پیدا ہوا تھا تب سے لے کر آج تک یہاں کئی مرتبہ مار پیٹ، گولہ باری اور تشدد کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ گذشتہ دنوں فاتحہ پڑھنے کو لے کر ہوئے تنازع کے بعد دونوں طرف سے جم کر پتھراؤ اور گولہ باری ہوئی۔ حالات بے قابو ہوتے ہوئے دیکھ کر چار راؤنڈ گولیاں ہوا میں داغیں۔ (راشٹریہ سہارا نئی دہلی ۳۱ دسمبر ۲۰۰۰ء)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 22 Feb. 2001 Issue No: 8

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

پاکستان میں ''مجاہدین'' کو گولی مار دینے کا حکم؟

پاکستان کی ملٹری حکومت نے ۱۲ر فروری سوموار کو ان مذہبی انتہاپسند گروپوں کے خلاف کڑے قدم اُٹھانے کا اعلان کیا جو کہ فرقہ وارانہ ''جہاد'' کیلئے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں۔

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے اعلان کیا کہ کسی ''مجاہد'' کو کھلے عام اسلحہ لے کر چلنے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی لوگوں سے جہاد کے نام پر اسلحہ خریدنے کیلئے چندہ وصول کرنے کی اجازت ہوگی۔ گزشتہ دنوں کراچی میں پانچ علماء کے قتل اور اس کے مقابل پر شیعوں کی بے دردانہ ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کراچی میں گزشتہ دنوں جو کچھ ہوا وہ ہرگز جہاد نہیں تھا۔

وزیر موصوف نے کہا کہ میں نے پولیس کو واضح ہدایات دے دی ہیں کہ اگر وہ کسی کو بھی شہر میں ہتھیار لے کر چلتے ہوئے دیکھے تو اسے روکے اور وارننگ دے۔ لیکن اگر کوئی نہ رُکے تو اُسے شوٹ کر دے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ جہاد کا چندہ وصول کرنے والے بینروں کو شہر سے ہٹانے کا آرڈر دے دیا ہے۔ (بحوالہ دی ٹائمز آف انڈیا ۱۳-۲-۲۰۰۱)

بدر: پاکستانی حکومت کو چاہئے کہ پہلے دیوبندی بریلوی اور شیعہ مسلک کے ان مفتیان کے فتووں کو دریابُرد کرنے کا حکم دے جو پاکستانی مدرسوں میں پڑھائے جاتے ہیں اور جن پر ہر مسلک کے نوجوان اپنا مذہبی عقیدہ سمجھ کر دل وجان سے ''جہاد'' سمجھ کر عمل کر رہے ہیں۔ لیکن آپ لوگ ایسا اس وقت تک نہیں کر سکیں گے جب تک اس زمانہ کے امام سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں جنہوں نے ایک صدی قبل خدا کے حکم سے اس قسم کے ''جہاد'' سے توبہ کرنے کی نصیحت کی تھی۔

ذیل میں ہم بریلوی، دیوبندی اور شیعہ مسلک کے بزرگوں کے فتوے درج کرتے ہیں۔ انہیں پڑھ کر انصاف سے سوچئے کہ پاکستان میں شرعی نظام کے نفاذ کی آواز دینے والے ان فتووں کے فانذ ہونے پر پھر شور کیوں مچاتے ہیں؟

(۱) بریلوی امام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فرماتے ہیں:

کفر اصلی سے ارتداد بدتر ہے اور اس میں بھی ترتیب ہے کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت اس سے بدتر بُت پرستی اُس سے بدتر وہابیت اُن سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت۔''

(فتاویٰ رضویہ صفحہ:۳ جلد ششم)

(۲) پھر فرماتے ہیں:

''وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتیٰ کہ حضرت سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خاص ذاتِ باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں۔ اور اُن کا ارتداد کُفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کُفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا مُرتد و کافر ہے۔ اور جو اس شک کرنے والے کے کُفر میں شک کرے وہ بھی مُرتد اور کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل ہی محترز، مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں۔ اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں نہ اُن کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مُسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں۔

.....پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مُرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائیگا۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی۔ اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔''

اس اشتہار میں بہت سے علماء کے نام لکھے ہیں مثلاً سید جماعت علی شاہ، حامد رضا خان قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین بھیں، محمد جمیل احمد بدایونی، عمر النعیمی مفتی شرع اور ابومحمد دیدار علی مفتی اکبرآباد وغیرہ....

''یہ فتوے دینے والے صرف ہندوستان ہی کہ علماء نہیں ہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان وخسیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیارِ عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سُنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا۔''

(خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین مینجر کے حسن برقی پریس اشتیاق منزل ۶۳ ہیوٹ روڈ لکھنؤ چھپا، سن اشاعت درج نہیں۔ قیام پاکستان سے قبل کا فتویٰ ہے۔)

(۳) دیوبندی علماء بریلوی امام اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کو ''دجال بریلوی'' اور ''کتوں سے بدتر'' قرار دیتے ہیں۔

''یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف سے لوٹ کر قبر میں اُن کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے موجب خروج ایمان و ازالہ تصدیق و ایقان ہوگی کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اور رسول مقبول علیہ السلام دجال بریلوی اور ان کے اتباع کو سحقاً سحقاً فرما کر حوضِ مورود و شفاعتِ محمود سے کُتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور اُمت مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل نعیم سے محروم کئے جائیں گے۔''

(رجوم المذنبین علیٰ رؤوس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب صفحہ:۱۱۱ مؤلفہ مولوی سید حسین احمد صاحب مدنی ناشر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

(۴) اب شیعوں کے متعلق دیوبندی بریلوی فتوے ملاحظہ فرمائیں:

''بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کُفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مُردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالصِ زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مُسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سُنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سُنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سُنی تو سُنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو اُن کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو اُن کے لئے مذکور ہوئے۔ مُسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوشِ ہوش سُنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے سُنی بنیں۔''

(فتویٰ مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان بحوالہ رسالہ ردّ الرفضہ صفحہ:۲۳ شائع کردہ نُوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور پاکستان مطبوعہ گلزار عالم پریس بیرون بھاٹی گیٹ لاہور ۱۳۲۰ھ۔)

شیعوں کے بارے میں مفتی اعظم کا فتویٰ ''آج کل کے روافض تو عموماً ضروریاتِ دین کے منکر اور قطعاً مُرتد ہیں۔ ان کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں۔ ایسے ہی وہابی قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی جملہ مُرتدین ہیں۔ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مُسلم ہو یا کافر اصلی یا مُرتد، انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالصِ ہوگا اور اولاد ولد الزنا۔'' (الملفوظ حصہ دوم صفحہ:۹۷-۹۸ مرتبہ مفتی اعظم ہند)

''اب جبکہ یہ سب فرقے ایک دوسرے کو کُفر و مرتد قرار دے چکے ہیں تو ان کے نزدیک مرتد کی سزا یہ ہے کہ اگر باوجود سمجھانے کے وہ چوتھے دن ارتداد پر قائم رہے تو ایسے شخص کی سزا قتل ہے اور ایسی سزائیں دینے والے ''مجاہدین اسلام'' اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہوں گے۔''

اب خود ہی فیصلہ کریں کہ پاکستانی وزیر داخلہ ایسے مجاہدین کو گولیاں مار دینے کا حکم دے کر اگر توہین رسالت کے مرتکب ہو کر خود بھی اُسی سزا کے حقدار تو نہیں ہو رہے جو ضیاء الحق کے آرڈیننس میں تجویز کی جا چکی ہے اور ملاؤں کے ڈر سے جس پر دل وجان سے عمل کرنے کی تصدیق پاکستان کی موجود فوجی حکومت بھی کر چکی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ۸۴ء کے بعد سے لے کر اب تک چار ہزار سے زائد لوگ فرقہ وارانہ جہاد کا شکار ہو چکے ہیں۔

پاکستان میں پھیلا یہ جہاد کہاں بند ہو سکتا ہے یہ مبارک جہاد تو چپکے چپکے جہاں زور چلے ہندوستان میں بھی آئے دن جاری ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس تعلق میں ہندوستان میں ہونے والے تشدد آمیز واقعات کی بعض خبریں ملاحظہ فرمائیں اخبارات کے یہ تراشے ہمیں عقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور نے بھجوائے ہیں۔

پاکستان و ہندوستان کے دیوبندی بریلوی اور شیعہ علماء اور دیگر تمام مسلک کے علماء کے لئے یہ صورت حال ایک لمحہ فکریہ ہے کہ وہ خدا کے مامور کی طرف لوٹیں اور اس کے دامن عافیت میں پناہ حاصل کریں آپ فرماتے ہیں:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(۱)

مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یو پی) میں شیعہ سنی جھگڑا گیارہ کی موت

لکھنؤ ۶ر نومبر اُتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ قصبہ مبارکپور میں ہوئے زبردست شیعہ سنی فساد میں گیارہ اشخاص کی موت ہوگئی اور زخمی ۳۰ افراد میں سے ۱۵ کی حالت نازک تھی فساد اتنا زبردست تھا کہ دونوں طرف سے ہو رہی بم باری و گولا باری سے بازار میں بھگدڑ مچ گئی اس قصبہ میں گذشتہ جنوری میں بھی ہوئے شیعہ سنی فساد میں ۶ لوگ مارے گئے تھے کئی شدید زخمی ہو گئے تھے مبارک پور میں اکثر شیعہ سنی فسادات ہوتے رہتے ہیں۔

(اخبار نو بھارت پونا ۷ جنوری ۲۰۰۰)

(۲)

مدھوبنی میں مسلکی تشدد، مسجد میں خون خرابہ، ۲ ہلاک

پٹنہ ۲۵ر دسمبر (سہارا خبر) بہار کا مدھوبنی ضلع ان دنوں مسلکی منافرت کی آگ میں جل رہا ہے۔ یہاں اعظم گڑھ جیسا مسلکی تشدد پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ضلع کے بھکرائن علاقہ میں بریلوی اور دیوبندی مسلک کے ماننے والے آمنے سامنے ہیں۔

اس علاقہ میں دونوں مسلک کے ماننے والے اچھی تعداد میں ہیں اور اکثر ان میں ٹکراؤ بھی ہوتا رہتا ہے لیکن جس طرح کے حالات اس وقت پائے جا رہے ہیں ویسے حالات شاید اس سے پہلے

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں